والمیک رامائن

بطرز ناول

کشکندھا کانڈ

یعنی

سنسکرت کی دلکش انشا پردازی کا اعلیٰ نمونہ اور قدیم علم ادب کا نولکھا ہار
جادو نگار والمیک جی مہاراج کا تڑپا دینے والا کلام! جی نہیں!! بلکہ وہ سورج!
جسے قدرت نے چھپنا نہیں سکھایا - ہزارون برس ہونے پر بھی جو اخلاق کی وسیع سرزمین کو
ویسی ہی آب وتاب سے چمکا رہا ہے

اے

اٹھتی جوانی کی امنگون سے مدہوش اور عالم شباب کے پُرتمنا آرزومند دلون کے مہلک
مرض سے جان بلب بیمار نوجوانو! تمھارے لئے یہہ متبرک کتاب آبحیات
نہ بنجائے تو سہی

مصنفہ

جناب منشی سکھدیال سنگھ صاحب شوق مصنف مہابھارت (بطرز ناول) دلربا و آرین تمدن
رئیس خورجہ ضلع بلندشہر

پہلی مرتبہ
مطبع سن پرکاش بلندشہر مین باہتمام منشی ہرپرشاد طبع کرایا

بار اول ۵۰۰ جلد

قیمت ۴؍

مطالب

کشکندھا کانڈ

باب پہلا

جھیل پمپا

سرگ ۱

مہاراجہ رامچندر اور لچھمن جی پمپا نامی جھیل پر پہونچے جسمین سُرخ سفید کنول کھلے تھے۔ اور مچھلئین اَن گنت تھین۔ راجہ رامچندر کے حواس بجا نتھے وہ سرد آہین بھرنے لگے۔ جھیل دیکھکر جی کو ذرا ڈھارس ہوئی۔ اُنکا بدن خوشی سے کانپنے لگا۔ !!

مہاراجہ رامچندر۔ لچھمن جی ! سفید جواہرات کی طرح صاف شفاف پانی سے بھری اِس جھیل کو ذرا دیکھو ! کنول کے سُرخ سفید پھول دیکھئے۔ گرد طرح طرح کے درخت کھڑے ہین۔ یہہ کیسے بھلے معلوم ہوتے ہین۔ اُسکے پاس کے جنگل بھی کتنے پُر فضا ہین۔ درختون کی بڑی بڑی شاخین پہاڑ کی چوٹیون کی برابر ہین۔ گویا اتنی ساری پہاڑئین ہین۔ میرا دل جانکی جی کے اوڑ جانے اور بھرت جی کے مصیبت جھیلنے سے کیسا رنج وغم کا شکار ہو رہا ہے۔ ٹھنڈے پانی کی یہہ سُہانی جھیل جسمین رنگ برنگ کے پھول بکھر رہے ہین اور سارے مین کنول چھا رہے ہین۔ بہت ہی خوشنما ہے۔ جسکے گرد ہر طرح کے جنگل ہین۔ جہان سانپ چیتے ہرن اور پرندے ہمیشہ منڈلایا کرتے ہین۔ اِسے دیکھکر میرا جی ذرا خوش ہوا۔ یہہ ہریالی جسمین نیلگون

زردی کی جھلک ہی درختون کی قسم قسم کے پھولون سے بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے - گویا
اسپر کسی نے رنگ برنگا شال اوڑھا دیا ہے - پھولون سے لدی ہوئی درختون کی اونچی
ٹہنیون پر پھولدار بیلین چڑھی ہوئی ہین لچھمن جی! مہکتا ہوا موسم آپہونچا - خوشگوار ہوا چلتی
ہے - اِن دنون کامدیو کا اثر سب پر غالب ہے - اور درخت پھل پھول سے سجے ہوے ہین - جنگلون کا
حسن تو دیکھیے اُن سے پھول اس طرح جھڑ رہے ہین جیسے بادلون سے مینھ برستا ہو - چٹانون
پر طرح طرح کے پیڑ اوگے ہوے ہین - وہ ہوا چلنے سے زمین پر پھول جھاڑ رہے ہین - پھول جو گر پڑے
ہین یا گر رہے ہین یا درختون پر لگے ہین ہوا اُن سے اٹھکھیلیان کر رہی ہے - پھولدار درختون کی
ٹہنیان اُسکے جھونکون سے ہل رہی ہین - اُسنے بھنورون کو دھکیل دیا - وہ گونجتے ہوے پھر
اُسی طرف چلے - پہاڑون کی گپھاؤن سے نکلتی ہوئی ہوا گا رہی ہے گویا خوشی سے پھولی
ہوئی کویل کے سُریلی باجون کے ساتھ خود بھی ناچ رہی ہے اور درختون کو نچا رہی ہے - ہوا کے
جھونکے اونچی ٹہنیون کو ہلا ہلا کر درختون کو باہم گلے لا رہے ہین - صندل جیسے ٹھنڈی ہوا خوشگوار
جس سے بدن کی ساری تھکاوٹ جاتی رہے مہکتی ہوئی سارے بن میں چل رہی ہے - دیکھنا مہکتے
ہوے جنگل مین درختون سے بھی آوازین آ رہی ہین - گویا بھنورے گونج رہے ہین - اس کوہستان
مین پہاڑیان خوشنما اور پھولدار درختون سے لدی کھڑی ہین - درختون پر پھول کھلے ہین اور ہوا کے
جھونکون سے ہل رہے ہین - اوپر بھنورے بیٹھے ہین وہ ایسے معلوم ہوتے ہین گویا سُریلی آواز
کے ساتھ ناچ بھی رہے ہین - کرنی کار کے درختون کو دیکھیے پھولون سے ڈھکے ہوے ہین بعینہ یہہ
معلوم ہوتا ہے کہ آدمیون نے سُنہری گہنا پہنکر بسنتی کپڑے پہن لیے ہین -
بھائی یہہ بہار کا موسم جسمین طرح طرح کے جانور دلکش آوازون سے چہچہا رہے ہین چہ انکی جی سے
جُدا را مچندر کے رنج والم کی آگ کو بھڑکا رہا ہے - مجھ دُکھیارے کو کامدیو اور بھی ستا رہا ہے -
اور کویل خوش ہو ہو کر چہچہاتی ہے - جنگل کے دلفریب جھرنون پر جل مرغابیان مگن ہو کر اپنی خوش

الحانی سے رامچندر کو جو کامدیو کے قابو مین ہے دکھ دے رہی ہین - پچھلے دنون یہان ایک جھونپڑی مین میری پیاری ان جانورون کی نواسنجیون سے کھل جاتی تھی اور خوش ہو کر مجھ سے کہا کرتی تھی کہ انکا چہچہانا سنئے - دیکھئے رنگ برنگ کے پرند درختون پیڑون کے جھنڈون اور بیلیون پر جگہہ جگہہ سے آکر طرح طرح کی پیاری بولیان بول رہے ہین - لچھمن جی دیکھنا ! اس جھیل کے کنارون پر خوش الحان جانور اور بھنورے اپنے جوڑون کو لیے باہم اکٹھے اور سنگ ساتھ مین ہونے سے کیسے خوش ہین - گدھون کے جھنڈ بہت خوش اور چین سے رہتے ہین - جل مرغابیان اور کویل اپنی عشقیہ نواسنجیون سے میری محبت کی آگ کو بھڑکا رہی ہین - موسم بہار کی آگ اسوک کے پیڑ کی گچھی بمنزلہ اوسکے انگارون کے ہین - اور بھنورون کی گونج جلنے کی آواز ہے - ٹہنیون کی سرخی شعلے ہین - یہہ مجھے جلائے ڈالتی ہے - اے بھائی ! چھوٹے چھوٹے پلکون والی آنکھین - سر کے بال گھونگروالے - بول چال میٹھی - جب ایسی بیوی آنکھون سے اوجھل ہو پھر جینا عبث ہے - اے بے عیب ! (لچھمن) یہہ موسم جسمین پیڑون کے جھنڈ خوبصورت ہو جاتے ہین اور جھیل کا کنارہ کویلون کی دلکش آواز سے گونجا کرتا ہے ہماری پیاری کو بہت ہی پسند ہے - مین جانتا ہون صدمۂ ہجر سے پیدا ہوئی مصیبت کی یہہ آگ جسے بہار کے موسم نے بھڑکا دیا ہے مجھے جلا ڈالیگی - چونکہ دلفریب درخت آنکھون کے سامنے ہین اور سیتا جی نہین ہین میرے جذبات عشق کا جنون بہت ہی بڑھ جائیگا - سیتا جی تو نظر نہین آتین اور موسم بہار پسینا خشک کئے دیتا ہے یہہ دونون باتین میرے عشق کو بھڑکا رہی ہین - وہ جنکی آنکھین ہرن کے بچہ جیسی ہین اور نہ سہی جانیوالی باد بہاری اے لچھمن جی ! یہہ دونون مجھے جسکی کمر رنج والم نے توڑ دی ہے پیسے ڈالتی ہین - یہہ مور اور مورنیان جو اپنے بلورین جھلملیون جیسے پنکھ پھڑپھڑا رہے ہین بیٹھے ادھر ادھر ناچ رہے ہین - یہہ مورنیون سے گھرے ہوئے مست مور میرے عشق کو دوبالا کئے دیتے ہین - جو کامدیو کے قابو مین ہے - لچھمن جی ! ذرا جوش شباب مین غرق اس مورنی کو دیکھتا

جو پہاڑ کی چوٹی پر اپنے مور کے ساتھ ناچ رہی ہے - یہہ مور دلکش پنکھوں کو پھیلا کر جیسا
کہ اسکے لہجہ سے معلوم ہوتا ہے مجھے چڑاتا ہوا اپنی پیاری کے پیچھے جا رہا ہے - راکھشس
میری پیاری کو موروں کے اس جنگل مین ہرگز نہین لایا - اسی سے اس دلفریب جنگل مین وہ
اپنے جوڑون کے ساتھ ناچ رہے ہین - موسم بہار مین جانکی جی بغیر یہان کیسے رہون ! کیونکہ
ان دنون جانور تک مست ہین - مورنیون کو دیکھیے مورون کا عشق انھین اپنی طرف کھینچے
لئے جاتا ہے -

آہ ! اگر بڑی آنکھون والی جانکی جی اڑائی نہ جاتین تو انکا دل بھی عشق کی امنگون سے
بیتاب ہو کر انھین ہمارے پاس کھینچ لاتا - موسم بہار مین اس جنگل کے پھول میرے کس
کام کے - درختون سے خوبصورت پھول جن پر بھنورے اکھٹے ہو کر لپٹ رہے ہین زمین پر کیون
ٹپک رہے ہین ؟ پرند خوشی سے چہچہا رہے ہین گویا دوسرون کو بلاتے ہین وہ مجھی بیچین
کئے ڈالتے ہین - اسمین ذرا شک نہین کہ جہان سیتا ہے اگر وہان بھی بہار کا موسم ہوا تو وہ
بھی دوسرے کے بس مین میری ہی طرح رنج و غم کا شکار ہوگی وہان بہار کا موسم بھی نہوا تاہم
میری جدائی مین وہ کنول کے پھول جیسے آنکھ رکھنے والی کیسے جئے گی - وہان موسم بہار
ہو بھی تو اس اچھی کمر اور کولھے والی کو جو ایک طاقتور دشمن کے بس مین ہے کیا لطف - میری جان سی
نازک بیوی جسکی آنکھین کنول کے پھول کی پتیون جیسی ہین تس پر نوخیز شیرین کلام
وہ بہار کا موسم آتے ہی یقیناً جل بسے گی کوئی شک نہین پاکدامن سیتا جی میرے ہجر مین
جیتی نہ بچینگی انکی لگن مجھ سے لگ رہی ہے اور میری ان سے - یہہ پھولون کی خوشبو پھیلانیوالی
بہت ٹھنڈی خوشگوار ہوا بیوی کی یاد مین مجھے آگ کی لپٹ کی طرح جھلسا رہی ہے - جو ہوا سیتا جی
کی محبت مین بہت ہی بھلی معلوم ہوا کرتی تھی انکی جدائی مین ہمین دکھ دے رہی ہے ! انھ نون[1]

[1] - شادی کے وقت مہاراجہ رامچندر اور سیتا جی جب ایک دوسرے کی محبت مین تھے یہہ اسوقت

تو یہہ جانور اوپر اوڑتا ہوا چلاّ رہا تھا اور اب درخت پر بیٹھا خوشی سے بول رہا ہے یہہ ایسا
اوپر ہو کر اوڑا کہ سیتا جی ہی ہری گیئن - اب مجھے اُس بڑی آنکھ والی کے پاس لیجائیگا -
لچھمن جی ! ان پرندون کی جو چھپے ہوے درختون کی پھُنگی پر بیٹھے چہچہا رہے ہین نفس امّارہ کو
ترغیب دینے والی نوا سنجیان تو سنیئے - بھنورے تلک کے درختون کے نزدیک جا رہے ہین
جہان سے ہوا کے جھونکے نے متوالی عورتون کی طرح اُنھین ہٹا دیا ہے - یہہ جو نفس پرستون
کی ہوس کو بڑھانیوالا اسوک کا پیڑ یہان کھڑا ہے گویا یہہ اپنی گھن کی ٹہنیون سے جو ہوا کے
جھونکون سے ہل رہی ہین مجھسے گلہ کر رہا ہے - لکشمن جی ! وہ آمون کے درخت ہین ! جن پر
مور آ رہا ہے اور وہ جوش شباب سے مست اور جسم سے صندلی اُبٹنا ملے آدمیون کی طرح
کھڑے ہین - سومترا جی کے صاحبزادے ! اے انسانون کے سرتاج ! پپا کنارے سب طرح کے
درختون والے جنگل مین کنّر کثرت سے اِدھر اُدھر گھوم رہے ہین - یہان مہکتے ہوے سُرخ
کنول نکلتے ہوے سورج کی طرح اپنے حسن و جمال کا عکس ڈالتے ہین - یہہ جھیل پپا جسکا پانی
بہت ہی اُجلا ہے نیلگون خوشبودار کنول - ہنس اور جل مرغابیون سے بھرا ہے - اور اسمین
سُرخ کنول کے پھول سورج کی نکلتی ہوئی کرنون کی مثال جنکے زیرے پر بھنورے پلے پڑتے ہین
کثرت سے ہین - جھیل کے گرد پُر بہار جنگل اپنے حسن کو اور بھی دو بالا کر رہا ہے - جہان بہت سے
چکوے - ہاتھیون کی ڈارین اور ہرن پانی پینے کو پھر رہے ہین - لکشمن جی دیکھو ! ہوا کے
جھونکون سے شفاف پانی کی لہرین کنول کے پھولون کو کس لطافت سے اِدھر اُدھر جھولا
رہی ہین - کنول کی پتیون جیسی آنکھ والی میری پیاری جانکی کو دیکھے بغیر جسے کنول بہت ہی

کی طرف اشارہ ہی - تب اس پرند نے اوڑتے ہوے بدشگونی کے طور پر اپنی زبان مین کہا تھا کہ اُنھین جانکی جی
سے جلد جدائی نصیب ہو گی - اب اُسکا درخت پر بیٹھنا اور خوش ہو ہو کر بولنا بتا رہا ہی کہ وہ جلد انکے گلے ملینگی -

عزیز ہمین جینا وبال ہی - ہاے ! نفس امارہ کیسا خراب ہے !! اجسکا وصال اب مشکل ہے -
اُسی میٹھی میٹھی باتین کرنیوالی میری پیاری کی جو مجھے تسکین دیتی تھی گھڑی یاد دلاتا ہے -
موسم بہار جسمین پھول کھلے ہین اگر مجھے عاجز نکر دیتا تو محبت کی اس کڑی کو مین اوٹھا لیتا - جو چیزین
سیتا جی کی محبت مین ہمین بھلی معلوم ہوا کرتی تھین اُنکے ہجر مین اب کاٹے کھاتی ہین - چونکہ کنول کے
پھول کی پتیان جانکی جی کی آنکھون کے مشابہ ہین اسلیے میرا جی اونکے دیکھنے سے نہین بھرتا - درختون
مین ہوکر اور کنول کے پھولون کے زیرے سے چھو کر جانکی جی کے سانس جیسی خوشگوار ہوا
چل رہی ہے - پمپا کے جنوب مین پہاڑ کی چوٹیون پر کرنیکار کے درختون کے پھولون سے لدی
ٹہنیان دیکھو - یہ پہاڑون کا راجہ جسمین خوشنما قسم قسم کی دھاتین موجود ہین ہوا سے اپنے رنگ رنگ
کے ذرون کا جال تمام مین پھیلا رہا ہے - لچھمن جی ! یہ کوہستانی میدان خوبصورت پھولے ہوے
بلاپتے ڈھاکون کے حسن سے روشن ہے - یہ پھولدار مالتی چمیلی - کرنجوا اور کنول کے درخت
جو جھیل پمپا کے کنارے پر اوگے ہوے ہین جنھین اوسکے پانی نے سینچا ہے اور کیتکی وغیرہ پاربی بھدرک
بیلی لودھر پہاڑیون پر کھلے ہوے پھولون سے ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے شیر کی گردن کے
بال - اِن پر اور بھی قسم قسم کے پھولدار درخت ہین - پمپا کنارے کثرت سے خوبصورت پھولدار
درختون کو ذرا لچھمن جی دیکھنا ! جنپر پھولون والی بیلین چڑھی ہین - یہ بیلین درختون سے جنکی
ٹہنیان ہولکے جھونکون سے ہل رہی ہین متوالی اَنیلی عورتون کی طرح خوب لپٹی ہوئی ہین - خوشبوؤن
سے بسی ہوئی سُہانی ہوا ایک درخت سے دوسرے درخت پر اور پہاڑون پہاڑون اس
جنگل سے اُس جنگل مین جاتی ہے - اکثر مہکتے ہوے درخت پھولون سے لدے بعض جن پر
کلیان آرہی ہین - ہرے بھرے بہت ہی بھلے معلوم ہوتے ہین - دلدادہ بھنورے (زبان
حال سے) یہہ کہتے ہوے کہ وو بڑے مزے کا ! بہت ہی اچھا !! خوب کھلا ہوا ہے"!!!
درختون پر ٹوٹے پڑتے ہین - وہان سے اوڑے تو پمپا کے کنارے اوگے ہوے اور

درختون پر جا پہونچے - سرسبز میدان جسپر درختون سے بے انتہا پھول جھڑ پڑے ہین اور سائے مین چھپائے ہوئے ہین - بچھونا معلوم ہوتا ہے - اور بڑا ہی خولصبوت ہو گیا ہے - لکشمن جی ! یہہ کوہستانی سطح جنپر رنگ برنگے پھول پھیلے ہین سیج معلوم ہوتی ہین - دیکھیے چارون طرف درختون پر کیسے پھول آئے ہین - موسم بہار مین یہہ پیڑ پھول دینے مین ایک دوسرے کی ریس کر رہے ہین - یہہ پھولدار شاخون والے پیڑ جنپر بھنورے گونج رہے ہین گویا ایک دوسرے کا خیر مقدم کر رہے ہین - راج ہنس کا پمپا کے شفاف پانی مین اپنے جوڑون کے ساتھ اٹھکھیلیان کرنا میرے عشق کو بھڑکا رہا ہے - فی الحقیقت یہہ جھیل بھی گنگا جی کی طرح جو تمام جہان مین مشہور ہین بھرپور ہے - راجہ رگھو کے خاندان مین افضل ترین لچھمن جی ! اگر پاکدامن سیتا جی یہان مل جائین اور مجھے اونکے ساتھ رہنا ملے تو نہ مین اجودھیا جی کی خواہش کرون اور نہ راجہ اندر کے رتبہ کی - اگر مجھے اس دلفریب اور سرسبز جنگل مین انکے ساتھ بھوگ بلاس کرنا نصیب ہو تو میری تمام آرزوئین اور تمنائین جاتی رہین - یہہ درخت بن مین مختلف پھولون کی پوشاکین پہنے میرے خیالات کو پریشان کئے دیتے ہین - جو اپنی پیاری سے جدا ہے - لکشمن جی ! پمپا کو دیکھیے اسکا پانی کیسا ٹھنڈا ہے - جسپر چارون طرف سے کنول چھا رہے ہین - اور چکوے - ہنس بگلے - مینڈک اور قدآور ہرن اکثر ملتے ہین - چہچہاتے ہوئے پرندون نے اسکے حسن کو اور بھی دوبالا کر دیا ہے - بہت طرح کے گن جانور - کان ملاحت - چاند جیسے مکھڑے والی جسکی آنکھین ایسی ہین جیسے کنول کے پھول کی پتیان - ایسی میری پیاری کی یاد دلا کر میرے عشق کو بھڑکا رہے ہین - ورے مختلف رنگ کے پہاڑی میدانون مین ہرنون کو جو اپنی ہرنیون کے ساتھ پھر رہے ہین دیکھیے - اور بخلاف اوسکے مجھے دیکھیے جو ہرن کے بچہ جیسی آنکھ والی ویدیہی سے جدا ہون - ادھر ادھر چوکڑیان بھرنیوالے یہہ ہرن میرے سوہان روح ہین - اگر مین پرندا اور ہرنون سے بھرے اس دلکش کوہستانی میدان مین سیتا جی کو دیکھ لون تب میرے جی مین چین پڑے -

لچھمن جی میری زندگی تو جب ہے کہ نازک کمر والی ویدیہی پمپا کے کنول اور سوگندھک کے
پھولوں سے بسی ہوئی خوشگوار ہوا کا جس سے ہمیشہ کلفتیں دور ہو جاتی ہیں میرے ساتھ حظ
اوٹھائیں۔ لکشمن جی! خوش قسمت تو وہ ہیں جو پمپا کی اس چنچل ہوا کا لطف اٹھائیں میری پیاری
راجہ جنک کی نوخیز نہایت ہی حسین بیٹی جسکی آنکھیں کنول کے پھولوں جیسی ہیں مجھ سے جدا
غیر کے قابو میں کیسے جئے گی۔ میں نیک راستباز راجہ جنک سے جب وہ مجھ سے دربار میں سیتا جی
کی خیر و عافیت پوچھیں گے تو کیا کہونگا۔ وہ سیتا اب کہاں ہے جو نیکی کی راہ میں مجھ بدنصیب
کی جسے میرے بزرگ نے جنگلوں میں جلاوطن کیا قدم بقدم چلتی تھی۔ ہائے لکشمن! مفلس
اپنا ساتھ دینے والی سیتا جی سے جدا۔ سلطنت سے محروم اور حواس باختہ میں کیسے زندہ رہ سکونگا
چونکہ اوسکا بیداغ بھینی بھینی خوشبو والا مکھ انظر نہیں آتا۔ جسمیں کنول جیسی آنکھیں ہیں۔ میرا جی
ڈوبا جاتا ہے۔ لکشمن جی! زیر لب تبسم۔ اعلےٰ اور سلیس طرز بیان کے ساتھ ویدیہی کی پیاری
لاجواب اور مبارک باتیں میں کب سنونگا۔ وہ پاکدامن۔ نہایت ہی حسین۔ کان ملاحت۔
جنگل کے دکھوں میں بھی نفس امّارہ سے مغلوب رامچندر سے اسیطرح پیش آتی تھیں گو یا وہ ہنسی
خوشی تھیں اور اونکے رنج و غم دور ہو گئے تھے۔! اے راجکمار! میں اجودھیا میں کوشلیا جی
سے جب وہ اپنی نیکبخت بہو کی خیر و عافیت پوچھینگی اور دریافت کرینگی کہ وہ کہاں ہے
کیا کہونگا! لکشمن جی!! آپ جائیے اور برادرانہ محبت والے بھرت جی کے پاس رہئیے!
اب میں راجہ جنک کی بیٹی کے بغیر زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا"۔

لچھمن جی (پاک نفس بے مددگار کی طرح فریاد کرتے ہوئے رامچندر جی سے معنی خیز پر زور لفظوں میں)
"رامچندر جی مہاراج! اپنے تئیں سنبھالئے۔ ایشر فضل کریگا۔ لے انسانوں میں منتخب غم نہ کیجئے۔
رنج سے بیگناہوں کے حواس بھی جاتے رہتے ہیں۔ صدمہ ہجر کی یاد کرکے اپنی پیاری کی طرف سے
طبیعت کو ہٹا لیجئے۔ دیکھئے میں جب تیل اچھی طرح ہو تو گیلی بتّی بھی جل جاتی ہے۔ اے سزاوار

پرستش اگر زمین کے نیچے کی دُنیا یا اندھیری سی اندھیری جگہہ بھی چھپے گا تاہم راون کو جیتا نہین چھوڑینگے۔ اُس پاپی راکھشس کی ٹوہ لیجئے کہ وہ سیتاجی کو حوالہ کریگا یا تباہ ہونا منظور ہی۔ اُسنے سیتاجی کو دُنیا تو ہمین ذرا شک نہین ہے کہ اگر وہ اُنھین لیکر اپنی ماں کے پیٹ مین بھی چلا جائیگا تو بھی مین اُسے مار کر چھوڑونگا۔ اے میرے معظم و مکرم! اپنے آپ کو سنبھالئے اور دل مضبوط رکھئے۔ طاقتور آدمی بھی بگڑے کام کو پوری کوشش بغیر نہین بنا سکتے۔ تدبیر بڑی چیز ہے اور روے زمین پر اس سے بڑی کوئی طاقت نہین ہی۔ ہمت ور کو کسی چیز کا حاصل کرنا کیا مشکل۔ وہ لوگ جنکے دلون مین اُمنگ ہے کوشش کرتے کرتے کبھی نہین تھکتے۔ ہمت ہی سے جانکی جی ہمارے ہاتھ لگینگی۔ کیا نہین معلوم! کہ آپ پاک نفس اور ذی علم شخص ہین۔ ہرگز رنج نہ کیجئے اور عشق کے اس جنون کو جانے دیجئے"۔

جب لچھمن جی نے یون سمجھایا تو وہ لگیر مہاراجہ رامچندر کا رنج و غم دور ہوا اور اُن کے جی کو ذرا ڈھارس ہوئی۔ تب بہت طاقتور مہاراجہ رامچندر خوشنما اور دلفریب پمپا کے پاس سے جسکے کنارے ہوا سے ہلتے ہوئے درختون سے ڈھکے ہوے تھے آہستہ آہستہ آگے بڑھے۔

باب دوسرا

رشیہ موک پہاڑ

یہہ اپنے سوچ مین سبزہ زار۔ جھرنے اور پہاڑ کی گپھاؤن پر نظر غلط انداز ڈالتے جارہے تھے۔ رامچندر جی لکشمن جی کی وزن دار باتون کو اپنے جی مین دوہراتے جاتے تھے اور چھوٹے بھائی مست ہاتھی کی طرح ساتھ تھے جنکی نصیحتون اور جوش دلانے والی باتون سے اُنکی ہمت بندھی تھی۔ بندرون کا راجہ جو رشیہ موک پہاڑ کے نزدیک ٹہل رہا تھا ان اجنبیون کو دیکھکر حیران ہوا۔ وہ اپنے جی مین کھٹکا۔ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اُسکے قدم جمتے نہ تھے۔

سگریو (اپنے ساتھیون سے) "ایسا معلوم ہوتا ہے انہین والی نے بھیس بدلکر بھیجا ہی"۔

بندر اِن بہادرون کو دیکھتے ہی ہوا ہو گئے - اِدھر اُدھر کی پہاڑیون پر جا چڑھے - پیڑون کو ہلا ڈالا پھول گرا دیے - جیسے ہرن جنگلی بلیان اور چیتے تک ڈر گئے مگر اُنکے سردار اپنے راجہ کے پاس آ گئے -

ہنومان جی (سب سے آگے بڑھکر) راجا ! اس مالیا پہاڑ پر والی کا ذرا ڈر نہین - آپ ناحق گھبرا گئے ہین - اُسکا یہان پتہ بھی نہین - بندرون کا جی ذرا سا ہوتا ہے - اسلیے یہہ ڈر گئے - آپ تو خود دانا ہین - جو راجہ اتنی جلدی گھبرا جاے وہ رعایا کی حفاظت بھلا کیا کریگا -

سگریو - یہہ طاقتور مُسلّح - تیر و کمان ہاتھ مین لیے ہوے - تلوار لیے ہوے - اِن سے ڈر تو لگا ہی چاہے - ضرور اِنہین والی نے بھیجا ہے - راجون کو یارون کی کیا کمی ہین ہرگز اِنکا اعتبار نکرونگا - یاد رکھیے ! دشمن ایسے ہی دھوکا دیا کرتا ہے اور جہان قابو پایا کام تمام کر دیا - والی بڑا اُستاد ہے - اب ذرا جاسوسی سے کام لو - اِن کے پاس جاکر ٹوہ لینی چاہیے - کہ اِنکے ارادے کیا ہین - یہان کیون آئے پھر اُنکی باتون اور قیافہ سے جو معلوم ہو مجھے بتانا "

سرگ ۳　یہہ سُنکر ہنومان جی نے فقیرانہ وضع بنائی - اُنکے پاس گئے مودبانہ صاحب سلامت کے بعد بڑی آداب سے پوچھا -

ہنومان جی " اے راج رشی و برہم رشی جیسے پاک نفس عابدو ! آپ یہان کہان ؟ جنگل کے یہہ ہرن - جانور اور صحرائی پرند تمھین دیکھکر بھڑکتے ہین - پمپا کے کنارے کے پیڑون کو آپ نے دیکھا ہی ہوگا - اس اچھے پانی والی جھیل کی رونق بھی تمسے دوبالا ہو گئی ہے - مرگ چھالا پہننے والے قوی بازو نوجوانون ! یہہ ٹھنڈی سانسین کیون بھر رہے ہو ؟ تمھین دیکھکر جنگلی جانور ڈرے جاتے ہین - آپ بہادر ہین - شیر مرد ہین - دشمن تمھارے مقابل نہین ٹھیر سکتا - اِندر کی سی کمانین آپکے پاس ہین - اسپر حسین - خوش رو - رُعب والے - ممتاز - جوان - آپکی ذات سے یہہ منتخب کہسار منور ہو رہا ہے - تم تو کہین کے راجا ہوتے - یا دیوتا ! اِدھر کیسے آ نکلے - تمھاری آنکھین ایسی ہین جیسے کنول کا پھول - اسپر حدی -

جٹا دھاری - ایک دوسرے کی ہمشکل - کیا سُرگ سے آئے ہو - ہین تو جانون چاند اور سورج دونون زمین پر اُتر آئے ہین - مجھے ہنومان کہتے ہین اور راجہ سگریو نے اس بھیس مین یہان بھیجا ہے کہ آپ کو اُنکا دوست بناؤن"

مہاراجہ رامچندر (لچھمن جی سے) راجہ سگریو کے آپ مشیر ہین - اور اس غرض سے آئے ہین کہ ہم دونون مین رشتہ یگانگت قایم کرین - انکی فصیح تقریر بھی سُنی آپ نے - جبتک چارون ویدون پر عبور رکھتا ہو بھلا اس لیاقت سے کون گفتگو کر سکتا ہے - اور انھین صرف نحو بھی خوب حاضر ہے - ایک غلطی بھی نہین کھائی - بھلا ایسے لایق پیامبر بغیر کسی راجہ کا کام چل سکتا ہے ؟

لکشمن جی - ہنومان جی ! ہم آپکے راجہ کی خوبیان روشن ہین - اُنسے ضرور ملینگے اور مشورہ پر عمل کرینگے"

سرگ ۴

ہنومان جی یہ سُنکر خوش ہوے - اور یقین ہو گیا کہ سگریو کو سلطنت پھر ملجائیگی - اسکے بعد اُنھون نے بھائی کے ساتھ اس گھن کے بے راہ جنگل مین جو پمپا کے کنارے ہونے سے بھلا معلوم ہوتا ہے اور خونخوار درندون سے بھرا ہے آنیکی وجہ پوچھی -

لچھمن جی - دِتی کے بیٹے دانو نے جو راکھشس ہو گیا تھا ہم سے کہا تھا کہ جانکی جی کے اُڑا لیجانے کے حالات سگریو کو معلوم ہین - اب ہم آپکے راجہ کی پناہ مین ہین"

اپنی ساری دولت چھوڑ کر جسنے نام آوری حاصل کی جو کبھی دنیا کا بادشاہ تھا وہ سگریو کو اپنا مالک بنایا چاہتا ہے - مجسم نیکی سب کا پناہ دینے والا - تمام دُنیا کے مہاراجہ کا لڑکا - گرو کی طرح حفاظت کرنیوالا جسکی مسرّت اور عنایت مین رعایا اپنی بھلائی سمجھتی تھی - تینون لوکون مین مشہور اُس شہنشاہ کے بڑے صاحبزادے جو بہہ صفت موصوف تھا اور روے زمین کے بادشاہون کو جسکے دربار سے اعزاز ملا کرتے تھے - آہ ! وہ مہاراجہ رامچندر ! بندرون کے راجا کی پناہ لیتے ہین -

ہنومان جی - ایسے عقیل وذہین اور حواس برقرار شخص کی راجہ کو ضرورہی زیارت کرنی چاہیئے - چنانچہ آپ اُنکی خوش قسمتی سے ادھر آنکلے - انھین بھی بھائی نے گھر سے نکالدیا ہے اور بیوی چھین لی - اُسکے ڈر سے وہ یہین جنگل مین رہتے ہین - ہمارے ساتھ وہ بھی جانکی جی کی تلاش مین آپ کو مدد دینگے - اب اجازت دیجیے کہ اُن پاس جاؤن "

لکشمن جی (راجہ رامچندر سے) انکے طرز بیان سے پایا جاتا ہے کہ یہہ بھی ہم سے کچھ مدد چاہتے ہین - پھر ہمارا کام ضرور بنے گا - یقین مانیئے - یہہ سچ کہتے ہین "

ہنومان جی نے فقیرانہ بھیس چھوڑدیا اور وہی جون کے تون بندر بنگیے - ان دونون بھائیون کو اپنی پدھی پر چڑھالیا اور اُس سب سے اچھے پہاڑ کو چلے -

باب تیسرا

بیچارہ سگریو

سگریو رشیہ موک پہاڑ کو الوداع کہکر مالیا کہسار پر پہونچے - ہنومان جی نے انکے آنے کی اپنے راجہ سے خبر کی - اور تمام ماجرا کہہ سنایا - وہ قدمبوسی کو دوڑا - آکر جھٹ پٹ نیاز حاصل کیا -

سگریو - آپ تو بڑے ہی خلیق ہین - اور سب سے محبت کرتے ہین - ہنومان جی کہتے تھے کہ آپ کی بھی یہی خواہش ہے کہ مجھ سے دوستانہ ہو - مین اس عنایت کا بہت مشکور ہون - آئیے! ہاتھ پر ہاتھ ماریئے!! اور آپسمین دوستی کا عہد وپیمان ہوجاے "

مہاراجہ رامچندر نے اُسے ہاتھ ملاکر گلے لگالیا - ہنومان جی نے ذراسی آگ جلائی - اور ان دونون نے اپنے اقرارون کے ثبوت مین اُسکا طواف کیا - سگریو نے سال کے درخت کی پھولدار ٹہنیان توڑکر نیچے بچھادین اور یہہ اسپر بیٹھے - اور ہنومان جی نے صندل کی ایک پھولدار ٹہنی توڑکر لچھمن جی کی نذر کی -

سگریو۔ مہاراجہ! مجھے ایک خوف لگا ہوا ہے۔ میری جورو چھن گئی اور خود اس گھنے جنگل میں پناہ لی ہے۔ پھر بھی ڈر کے مارے مرا جاتا ہوں کسیطرح میرا یہ دُکھ دور کیجئے"۔

مہاراجہ رامچندر (مسکرا کر) دوسرے کا کام نکلے اس سے اور کیا اچھا! میں اُسے ضرور مارونگا۔ میرے بہت تیز سوج کی مثال تیر جو کبھی خطا نہیں کرتے جنمیں کنک کے پر لگے ہیں۔ جیسے اندر کا بجر اُنکی بھال تیز ہیں۔ اُنھیں بعینہ جھلّایا ہوا سانپ سمجھئے۔ وہ زور سے چھوٹیں گے۔ والی کے لگیں گے اور تم آج اُسے زہریلے سانپ سے مشابہ تیز تیروں سے کٹا ہوا دیکھو گے۔ اور وہ ایسے نیچے پڑا ہوگا جیسے پہاڑ کا کوئی ٹیلہ زمین پر آ رہا ہو"۔

یہہ جواب سُنکر وہ خوشی سے اوچھل پڑا۔

سگریو۔ آپ بہادر ہیں۔ شیر مرد ہیں۔ مجھے آپکی بدولت اپنی بیوی اور سلطنت ملجائیگی۔ اے فرشتہ سیرت انسان! اُس ظالم کا ایسا علاج کیجئے کہ مجھے پھر نہ ستائے"۔

جسوقت سگریو اور مہاراجہ رامچندر میں دوستی کا عہد و پیمان ہوا سیتاجی۔ والی اور راکھشسوں کی کنول۔ سونا یا شعلے جیسے بائیں آنکھ پھڑکنے لگی۔

سگریو۔ مہاراج! ہنومان جی آپکے اس اُجاڑ جنگل میں آنیکا سبب مجھے سُنا چکے ہیں۔ راون داؤں لگتے ہی جانکی جی کو لے اڑا اور آپکو اُنکی جدائی کا داغ دیگیا۔ اُسنے جٹایو کو کاٹ کر پھینک دیا مگر یہہ دکھ جلد جاتا رہیگا۔ خواہ وہ پاتال لوک (عالم زیر زمین) میں ہوں خواہ آسمان میں میں اونھیں ضرور لے آؤنگا۔ اور یہہ سچ ہے دیوتا۔ اُسر راجہ اندر کی سرپرستی میں بھی اُنھیں ہرگز کسی طرح ہضم نہیں کر سکتے۔ کچھ فکر نہ کیجئے۔ آپکی پیاری کو میں ضرور ڈھونڈھ نکالونگا۔ میں نے جنھیں خونخوار راکھشس کو لیجاتے دیکھا تھا بیشک وہ سیتاجی ہی تھیں۔ وہ ہائے رام! ہائے رام!! ہائے لچھمن! ہائے لچھمن!! کہتی جاتی تھیں اور روتی جاتی تھیں!!! راون کی گود میں وہ ایسے معلوم ہوتی تھیں جیسے شیش ناگ جی کی استری! مجھے شیروں کے ساتھ پہاڑی پر بیٹھا دیکھکر

سرگ

اُنھون نے اپنا دوپٹہ اور زیور گرادیے - وہ میرے پاس ہین - مین آپکو دونگا"

مہاراجہ رامچندر (ایک بیتابی کے ساتھ) مشفق! جلد لائیے!! آپ تو دیر کیئے جاتے ہین!!"

سگریو جھٹ اوس پہاڑ کی ایک گہری گپھا مین گیا - وہ چیزین لایا - مہاراجہ رامچندر کو دین اور کہا - یہہ ہی ہین نہ؟

انھین دیکھتے ہی مہاراجہ رامچندر رو پڑے گویا چاند پر اوس پڑنے لگی - آنکھون مین آنسو بھرے تھے - وہ بہت بیچین تھے اور زمین پر گر پڑے - وہ چیزین چھاتی پر رکھ لین - اور اسطرح ٹھنڈی سانس بھرنے لگے جیسے جھنجلایا ہوا سانپ بل مین بیٹھا پھنکار رہا ہو - لچھمن جی کو اپنے پاس بیٹھا دیکھکر راجہ رامچندر زار زار رونے لگے اور بیتابانہ بین ونگا کر رہے تھے -

مہاراجہ رامچندر - "لچھمن جی! جب وہ جانکی جی کو لیئے جاتا تھا یہہ دوپٹہ اور زیور اُنکے جسم سے گر پڑے ہین - جب وہ ویدیہی کو لیئے جاتا ہوگا اُنھون نے انھین گھانس پر ڈالدیا ہوگا کیونکہ یہہ جون کے تون ہین"

لچھمن جی - مین اُنکی پہونچیان اور بالیون کو بھلا کیا جانون مگر پازیبین اچھیطرح پہچانتا ہون کیونکہ میرا سر ہمیشہ اونکے قدمون پر رہا ہے -

مہاراجہ رامچندر (سگریو سے) آپنے کہان سے دیکھا تھا کہ وہ جانکی جی کو لئے جارہا ہے - اُسکا مکان کہان ہے! مین اُسکی خاطر سارے راکھشسون کی جان لونگا - ذرا پتہ بتائیے؟ مین اپنے دشمن کو آج ہی ملک الموت کے حوالہ کرونگا"

سگریو نے لاعلمی ظاہر کی اور مہاراجہ رامچندر کو بہت سمجھاتا بوجھاتا رہا -

سگریو - مہاراج! جب والد بزرگوار ہمارے سر سے اُٹھ گئے تو میرے بڑے بھائی والی کو راج ملا - گرامین اور ڈنڈووی کے بیٹے مایاوی مین کھٹک گئی - اور ایک دن رات کے وقت

جب سب پڑے سو رہے تھے وہ شہر کشکندھا مین گھس آیا - اور والی سے جو گہری نیند سو رہا تھا
پکار کر کہنے لگا کہ "آ تجھ سے لڑونگا" والی ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا - اور اسکے مارنے کو جھپٹا - مین اور اسکی بیوی پڑتے
ہی رہے مگر وہ سنتا کسکی تھا ہمسے چھوٹ کر بس چڑھ دوڑا - مین بھی مدد کو لپکا - ہم دونون کو آتے دیکھکر وہ بھاگ
نکلا - چاندنی چھٹکی ہوئی تھی - اور اچھی طرح دکھائی دیتا تھا کہ وہ جا رہا ہے - مگر یکایک زمین کے اندر ایک
غار مین جسپر گھاس کھڑی تھی گھس گیا - والی نے مجھ سے کہا - ہان چوکس! یہین ٹھیرنا!! مین اندر
جا کر ذرا اسے ٹھکانے لگا دون!!! مین نے بہت چاہا کہ ساتھ جاؤن مگر اُسنے ایک نہ مانی - بس جناب!
مجھے اُس غار پر رہتے ایک برس ہو گیا پر والی نہ آیا - مدت بعد اُس غار سے خون بہنے لگا - اور راکھشسون
کا شور وغل سُنائی دیا مگر بھائی کی آواز تک نہ آئی - مجھے بڑا رنج ہوا اور سمجھا کہ بھائی بیچارہ چل بسا -
مین نے اسکے منھ پر ایک بھاری سِل ڈھانپ دی اور بھائی کا کریا کرم کرنیکے بعد شہر چلا آیا - بہت چاہا
کہ یہہ بھید کسی پر کھُلنے نہین - مگر بات سارے مین پھوٹ گئی - سب نے ملکر مجھے راجا بنا دیا - مین حکومت
کرنے لگا - اتنے مین بھائی اپنے دشمن کو مار کر آ پہونچا - اور مجھے راج کرتے دیکھکر اپنے آپے سے باہر ہو گیا
میرے سارے درباری قتل کر ڈالے اور بہت برا بھلا کہا - مین نے بہت منت وسماجت کی مگر بے سود -
اصل مین جو بات تھی مین نے سُنا دی کہ میری ہرگز یہہ مرضی نہ تھی کہ گدی پر بیٹھون مگر شہری وارکین (سرگ ۱۰)
دولت نے میری ایک نہ چلنے دی - لیکن اُسے ذرا یقین نہ آیا - اُسنے سب کے سامنے مجھے جھڑکا اور
کہنے لگا کہ "مجھے اپنے دشمن کے ڈھونڈھنے مین اتنے دن لگے - آخر اُسے ڈھونڈھ نکالا - اور دوستون
سمیت قتل کر دیا - خون اتنا بہا کہ نکلنا دوبھر ہو گیا اور گڑھے کا منھ بند ہونیکے سبب راہ نہ ملی - مین نے
تجھے بہت پکارا اگر صدائے برنہ خاست - مجھے بڑا غصہ آیا - آخر ٹھوکرین مار مار کر اُسکے منھ پر سے پتھر ہٹایا
تب کہین جا کر یہان تک پہونچا - راج مارنے کی خاطر یہہ مجھے بند کر آیا تھا؟" یہہ کہکر والی نے مجھے گھر
سے نکال دیا - صرف ایک ہی جوڑا بدن پر تھا - اپنی بیوی سے جُدا کر دیا گیا اور مین ڈر کے مارے زمانہ بھر
مین پہاڑون اور جنگلون مین بھاگتا پھرا - اب چاہتی بیوی کے غم مین یہان پڑا ہون اُس کا

(ماتنگ رشی کی بددعا کی بدولت) یہان قابو نہین چل سکتا - مہاراجہ رامچندر! مین اب آپ کی

سرگ ۱۱

پناہ مین ہون - مجھے بچایئے!! اُسمین اس بلا کا زور ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے پہلے وہ بے تکان پورب سے پچھم اور اوتر سے دکھن تک سمندر مین ہو آتا ہے - پہاڑ کی بڑی بڑی چوٹیان توڑ ڈالتا ہے اور اونچے اونچے درخت اوکھاڑ کر پھینک دیتا ہے - مہاراج! اُسنے ڈندودھی کو بیطرح مارا تھا اور اُسکی نعش کو اُٹھا کر ایک چار کوس پر پھینک دیا - اُسکے لہو کے کچھ چھینٹے رشی ماتنگ کی کٹی پر جا پڑے - جسپر اُسنے بددعا دیدی کہ جسنے یہہ خون چھڑکا ہے اور ایک راکھشس کی نعش یہان پھینک کر درخت توڑ ڈالے ہین وہ میرے مسکن سے چار چار کوس کے اندر آیا تو یاد رہے جیتا نہ بچے گا - جن پیڑون کو مین نے اپنے بچون کی طرح پالا بندر اُنھین اکھاڑے ڈالتے ہین - سارے پتے لیکے نوچ لئے - اگلی دفع تو جاؤ مین نے چھوڑ دیا پر اب کوئی پھٹکے گا تو ہزارون برس تک پتھر کا بنا پڑا رہیگا - جب سے والی نے رشیہ موک کی طرف مُنھ نہین کیا - اُسکا کھٹکا نہ تھا اسلیئے مین یہان رہنے لگ پڑا - ڈندودھی کی ہڈیان یہہ پڑی ہین - اور یہہ جو سال کے ساتون پیڑ کھڑے ہین - اُنھین ایک ساتھ والی دم کے دم مین اپنے زور سے ٹُنڈ کر دیا کرتا تھا - اس بلا کا زور تھا اُسمین - آپ اُسے کیسے ماریئے گا - اُسنے تو سال کے ان ساتون پیڑون کو جو آپکی آنکھون سامنے ہین ایک تیر سے چھید ڈالا تھا اگر آپ ایک کو بھی ایک تیر سے بیندھ دین اور اُس دیو کی ہڈیون کو دو سو دھنش پر پھینک دین تب مجھی یقین آئے کہ آپ اُسے مار لین گے - اے راگھو! گو آپکے الفاظ - استقلال - اور انداز سے بہادری ٹپکتی ہے تاہم یہہ باتین تصدیق کی محتاج ہین''

مہاراجہ رامچندر نے مسکرا کر دیو کے اُس عظیم جسم کو ایک انگوٹھے کے سہارے سے چالیس کوس پر پھینکدیا - اسپر بھی اُسے یقین نہ آیا -

سرگ ۱۲

تو انھون نے اپنی کمان سنبھالی - ایک تیر لیا - اور اس زور سے سال کے پیڑ کی جانب چھوڑا کہ تمام نواح گونج گیا سونے کیطرح چمکتا ہوا تیر جیسے زور آور نے چھوڑا تھا تمام پیڑون کو چھید کر پہاڑی درے مین دھنس گیا اور اوسنے زمین کے ساتون طبق پھوڑ دیے

پھر ان درختون مین ہوکر انکے ترکش مین آگیا۔ یہہ معجزہ دیکھکر سگریو ہکا بکا رہ گیا۔ وہ مہاراجہ رامچندر کے قدمون پر گر پڑا اور خوشی کے مارے پھولا جامہ مین نہ سمایا اور انکے زور بازو کی تعریف کرنے لگا۔ التجا کی کہ اب سکے مادر زاد دشمن کو جلد ٹھکانے لگائین۔"

باب چوتھا

ہاے! والی!!

مہاراجہ رامچندر اسکے ساتھ ہوے اور سب کے سب والی کی دار الحکومت کشکندھا مین پہونچے اور درختون کی آڑ مین چھپ رہے۔ سگریو والی کو خبردار کرنے کی غرض سے زور سے چیخا۔ وہ اپنے حریف کا شور سنتے ہی آ پہونچا۔ اور دونون گتھ گئے۔ خوب ٹکے بازی ہوئی۔ اور تاڑ کے پیڑ سے ایک نے دوسرے کی خبر لی۔ مہاراجہ رامچندر کمان لیے لڑائی دیکھا کیے۔ مگر وہ یہہ تمیز نہ کرسکے کہ انمین والی کونسا ہے اور سگریو کونسا۔ پھر بھلا وہ غارتگر تیر بلا سوچے سمجھے کیسے چھوڑا جاتا۔ حتے کہ سگریو والی سے پٹ گیا اور بھاگ نکلا۔ اسنے پیچھے پھر کے بھی نہ دیکھا۔ اور رشیہ موک کی طرف دوڑا۔ والی نے مارے مکّون کے اوسکا کچومر نکالدیا۔ وہ خون مین نہایا ہوا تھا۔ والی نے برابر اسکا پیچھا کیا۔ آخرش لوٹ گیا۔ مہاراجہ رامچندر اور ہنومان جی بھی پیچھے سے پہونچے۔ وہ انھین دیکھکر بہت جھیپا سگریو "واہ جناب! آپنے تو مجھے مرواہی دیا تھا۔ اچھی کہی!! خوب دھروایا۔ میرا تو تسمہ تک بھی لگا نرہتا۔ یہہ آپنے کیا کیا!!!"

مہاراجہ رامچندر "عزیز! تم دونون کی صورت ایسی ملتی جلتی تھی کہ مین تمھین پہچان ہی نہ سکا۔ اور پھر قطع۔ وضع۔ لباس سب یکسان۔ خدانخواستہ ایسے مین اگر تیر چلا بیٹھتا اور تمھارے جا لگتا تو کیسے ٹھیرتی۔ نیکی برباد گنہ لازم۔ الٹا کالا منھ ہوتا یا نہین۔ تم ڈرو نہین۔ پھر لڑو۔ اور دیکھنا وہ میرے تیر سے زمین پر تڑپتا ہوگا۔ لکشمن جی! اگجا کے پھولون کا ایک ہار پہچان کے لیے

انھیں پہنچادو۔"

سرگ ۱۳ چنانچہ یہہ ساری کارروائی کیگئی۔ اور وہ سب پھر لڑنے چلے۔ سگریو آگے آگے تھا اور مہاراجہ رامچندر لچھمن جی اُسکے پیچھے۔ ہنومان جی۔ نل۔ نیل اور تار بھی ہمرکاب تھے۔ کیا دیکھتے ہین کہ چار طرف درخت پھولون سے لدے ہین۔ اور جا بجا ندیان بہہ رہی ہین۔ جنکا پانی بہت ہی اُجلا ہے بہت سی پہاڑیان اُنمین گپھائین۔ غار۔ گڈھے اُن کہساروں کی اونچی چوٹیان پھر جا بجا نالی سنہری پانی سے بھری ہوئین تلیا۔ جنمین پھول اور کلیون والے کنول چھائے ہوئے تھی اور ہنس۔ سارس۔ جل مرغابی اور چکوے وغیرہ طرح طرح کے جانور اُن پر بیٹھے نوا سنجیان کررہے تھی۔ اِدھر اُدھر جھُنڈ ہرن جنگل مین ہری ہری دوب چر رہے تھے۔ اور سفید دانت والے جنگلی ہاتھی پھرتے تھے۔ جو جھیلون کے کنارون کو ڈھائے دیتے تھے۔ اور ہاتھیون کی برابر بڑے بڑے جناور جنگ ندر گویا چلنے والے پہاڑ ہین جو سارے بن مین دھول اوڑایا کرتے ہین۔ یہہ سب لوگ اُنمین سے چپ چاپ چلے جارہے تھے۔

مہاراجہ رامچندر۔ یہہ گنجان درختون کا جنگل جو ایسا بھلا معلوم ہوتا ہے جیسے گھرے بادلون سے آسمان۔ کون مقام ہے؟

سُگریو۔ یہان سات پہونچے ہوئے عابد رہتے تھے۔ اپنے حواس پر قادر۔ سات سات دن تک اپنے سر نیچے کئے پانی مین گھُسے رہتے تھی اور آٹھوین دن اوپر آکر ہوا کھاتے تھے۔ یہہ کرتے سات سو برس ہو چکے تب کہین جاکر اس جسم سے سُرگ مین جانا نصیب ہوا۔ انکی عبادت کے زور سے اس مقام کو جسکے گرد درختون کی دیوارین ہین کوئی فتح نہین کرسکتا۔ اور جو اُنمین اس ارادے سے گیا بھی اُسے لوٹ کر آنا نصیب نہین ہوا انکو ضرور ہاتھ جوڑ دیے۔

مہاراجہ رامچندر نے اسپر عمل کیا۔ اسکے بعد تیر کمان سنبھالکر کشکندھا کی طرف چلے۔ جسے راجہ اندر کا بیٹا بھی فتح نہین کرسکتا۔

سرگ ۱۴-۱۵

وہان پہونچکر پھر پہلے کی طرح عمل کیا - والی یہہ شور و غل سُنکر اپنی محلسرا سے جھپٹا - تارا پیچھے دوڑی اور سمجھانے لگی -

تارا "مہاراج ! غصہ تھوک ڈالئیے - ابھی کل کی بات ہے سگریو پٹ کر گیا تھا - اُسکے پھر وہی دم خم ہین - کوئی اُسکا حمایتی ضرور ہے - شہزادے انگد سے مینے سنا ہے کہ مہاراجہ اُجدھیا کے دو لڑکے یہان آئے ہوے ہین - وہ بڑے بہادر ہین - جنھین کوئی نہین جیت سکتا - اُنھین کے بلون پر یہہ کود رہا ہے - اب اس سے بگاڑ اچھا نہین اور اُنسے لڑنے مین مجھے خیر نظر نہین آتی "

تارا نے غرض بہت سمجھایا مگر اسپر ذرا اثر نہوا - والی قضا کے پنجہ مین پھنس چکا تھا اور اسکی تباہی قریب تھی -

سرگ ۱۶

والی (تارا سے مخاطب ہوکر) "اے ننھے سے کلیجہ والی نازنین ! جو ہارنا جانتے ہی نہین - نہ لڑائی مین جنھون نے کبھی پیٹھ دکھائی ہے - وہ اِس بزدلی سے مرنا بہتر سمجھتے ہین - سگریو پھر لڑنے آیا ہے ! بھلا مین اُسکے اسطرح گرجنے کو سہ سکتا ہون ؟ جا ! اندر بیٹھ ! اور میرے پیچھے نہ پڑ !! اُسے جان سے نہین مارونگا - مگر ذرا ٹھیک بنا لینے دے "

اوسے روتی چھوڑ کر والی جھپٹا - کیا دیکھتا ہے کہ سگریو کیسے ڈٹا ہوا ہے - انھون نے بھی لنگوٹ باندھا - تلے تان کر دونون آگے بڑھے - اور جُٹ گئے - ہر ایک نے سال کے پیڑ اُکھاڑ لئے - اور لگے ایک دوسرے کی خبر لینے - لاتین - مُکّے - گھونسے خوب چلے - یہان تک کہ دونون لہو لہان ہوگئے - والی کا پلہ بھاری تھا - سگریو نے مہاراجہ رامچندر کو اشارہ کیا - وہ تاڑ ہی رہے تھے کہ سگریو کا دم ٹوٹا چاہتا ہے - اور یہہ دیکھکر کہ اب وہ ہارا - انھون نے کمان مین سانپ جیسا تیر رکھکر اسطرح کھینچا - جیسے موت اپنا وقت پورا کرتی ہے - جسکی گونج سے چرند اور پرند سب ڈر گئے - اتنے مین ایک پُرزور بجلی کی طرح کڑکتا اور آگ کی طرح روشن تیر مہاراجہ رامچندر کی کمان سے نکلکر والی کی چھاتی پر بیٹھا - اور طاقتور سردار زخمی ہوکر خاک پر لوٹنے لگا - اسکے مُنھ سے بات تک

نکلنا مشکل تھا - وہ بیہوش ہوگیا - خاک پر بڑا زور سے ٹھنڈی سانسین بھرتا تھا - جیسے شوجی مہاراج
کے منھ سے آگ اور دھوان نکلتا ہو - اسطرح مہاراجہ رامچندر نے ملک الموت کی طرح نایاب - جلتا - بلتا
دشمنون کو غارت کرنے والا - سونے اور موت کی شکل کا تیر چھوڑ دیا جس سے خون مین نہایا ہوا وہ سورج
کا بیٹا جنگ مین پہاڑی پر کھڑے اسوک کے پھولے ہوے درخت یا اسکر کے جھنڈے کی طرح بیہوش
ہو کر زمین پر گر پڑا -

مہاراجہ رامچندر اور لکشمن جی پاس گئے -

سرگ ۱۷

والی " مین تمسے تو نہین لڑا تھا ؟ مجھے مار کے تمھارے کیا ہاتھ آیا ! ایک دوسرے سے مقابلہ
اور مین اپنے جوش مین - اور تم نے میرا کام ہی تمام کر دیا !! دنیا بھر مین لوگ تمھین اچھا کہتے ہین - تم
خاندانی کہلاتے ہو - ایشور نے تمھین انسانیت عطا کی ہے - اور زور بھی دیا ہے - ہمیشہ اپنی رعایا
کی بھلائی مین لگے رہتے ہو مہربان ہو چست و چالاک اور مستقل مزاج - یہ بھی جانتے ہو کہ کیا ہونیوالا
ہے - سزا دینا - قادر الحواسی - عفو - رحم - استقلال - راستبازی - دلیری - اور شریرون کا پامال کرنا یہ سب
شاہانہ صفات ہین - گو تارا منع کرتی رہی مگر چونکہ مین تمھارے اعلے خاندان سے واقف تھا اور تمھارے
کمال کو جانتا تھا - سگریو کے پاس آیا کہ اسکی خبر لون - تمھین دیکھکر مین سوچا یہ مجھ کو کبھی نہ مارینگے - مین
تو دوسرے سے لڑ رہا ہون نا اور اُن سے مقابلہ نہین ہے - اب مجھ کو خبر پڑی کہ تم اُن مین سے ہو جو بدچلنیون
مین اپنی روح غارت کیا کرتے ہین - اصل مین تو ایک بیدین آدمی - اور متشرع ہونیکا مکر کیا ہے - دنیا بھر
کے تو بُرے کام کرو - جیسے گھاس کے نیچے کنوان چھپا ہو - بدکار ہین - اور کجلائی ہوئی آگ کی طرح
دیانت داری اور دین داری کا برقع پہنے پھرتے ہین - مینے نہ تو تمھاری عملداری مین کوئی جرم کیا اور
نہ تمھارے شہر مین - مین تو تمھارے پاس بھی نہین بھٹکا - پھر مار ڈالنے کی وجہ ؟ مین ایک بندر تھا جو
بن بن پھرا کرتے ہین - گٹھیون اور پھلون پر جنگلی زندگی ہے - اور اور سے لڑنے آیا تھا - معلوم ہوتا ہے
کہ تمھارا باپ راجہ ہے - صورت بھی پیاری ہے - اور راجہ تم رحمدل بھی دکھائی دیتے ہو - نسل مین

چھتری ! دھرم شاستر کا ماہر !! جسنے اپنے شبہات رفع کرلئے ہین۔ چہرہ سے نیکی ترشح ہو وہ
ایسی غیر منصفانہ کارروائی کرے۔ تمنے رگھو کل مین جنم لیا ہے۔ اور پارسا مشہور ہو۔ منصف بنکر
ناانصافی کرنا یعنی چہ ! رامچندر مہاراج ! ہم تو وحشی ہین۔ بنون کے پھرنیوالے۔ کانٹھون اور
پھلون پر جنگلی زندگی کا دارومدار ہے۔ ہماری تو خلقی عادت ٹھیری۔ مگر مہاراجہ آپ تو انسان تھے
زمین۔ چاندی۔ سونا۔ یہہ جھگڑے کی جڑ ہین۔ مگر بتاؤ تو ؟ اب ہماری بن کی بستیون اور پھلون
کے جھپٹ لینے کا زیادہ لالچی کون ہوا۔ حلم سے اور بلا رو رعایت فوج کا انتظام کرنا اور لعنایت پیش آنا
اور سزا دینا یہہ شاہانہ خوبیان ہین۔ راجون کو خیالی پلاؤ ہرگز نہین پکانے چاہئین۔ لیکن تم جبلی
طور پر مغلوب الغضب۔ ڈھلمل یقین۔ تلون مزاج ہوا اور فرائض شاہی کے انصرام مین بڑے ہی
کمظرف۔ جب اور جہان چاہا تیر کمان چلا بیٹھے انکی سے تمھین ذرا لگاؤ نہین۔ اصلیت کو
نہین پہونچ سکتے۔ راجہ ہو گئے تو کیا !! اوکانتھا ! مجھے اپنے تیر سے بیگناہ مارا اور ایسا خراب
کام کرا چھے لوگون سے اسے کیسی کہوگے۔ نمکحرام۔ برہمن اور گائے کے قاتل۔ چور۔ قصائی۔
زہر دیے۔ اپنے بڑے بھائیون سے پہلے شادی کرنیوالے۔ دیکھنا ! یہہ سب کے سب نرک مین
جائینگے۔ بدکار۔ لالچی۔ اپنے دوستون کو مار ڈالنے والے۔ وہ جو بڑون کی بیوی کو بھگا لیجائین تب تشبیہ
یہہ بدکارون کے لوک کو جاتے ہین۔ میری کھال تمہارے چھونے لائق تک نہین۔ ہڈیون
اور بالون سے پاک لوگون کو پرہیز کرنا چاہئے۔ نہ گوشت تم جیسے خدا پرستون کے کھانے قابل
ہے۔ جنگلی سور۔ سیہ۔ گوہ۔ خرگوش۔ اور کچھوا۔ راگھو ! صرف یہہ ہی پانچ انگلیون والے جانور
کشتری اور برہمنون کو کھانے چاہئین۔ اے رام ! دانشمند تو میری کھال اور ہڈیان
چھوتے تک نہین۔ اور گوشت استعمال کے گون کا نہین۔ مین وہ پانچ انگلیون والا ہون جسے
تمنے مارا۔ افسوس ! تارا کی سچی بات کو بے سمجھے اس کان سنا اور اس کان اڑا دیا۔ اور خود قضا
کے پنجہ مین پھنس گیا !! اوکانتھا ! ایسے خاوند سے بیاہی ہوئی جو اپنا مذہب چھوڑ دے

نیک، طبع مہ جبین کی طرح زمین نے تمھیں اپنا شوہر بنایا ہے۔ بد۔ کم ظرف۔ جھوٹے ہمیشہ دوسرون کا برا چیتنے والے تم نیک ذات مہاراجہ دسرتھ کے یہان کیسے پیدا ہوئے۔ مین نیکون کی صفات نظر انداز کرنیوالے رام نامی ہاتھی کے ہاتھ سے مرا ہون۔ جسنے چال چلن کی زنجیر توڑ ڈالی۔ اور مذہب کے آنکس کو خاطر مین نہین لایا۔ ایسا خراب اور نازیبا فعل کرکے جسے نیک لوگ برا خیال کرتے ہین جب تم لوٹو گے اور اچھے لوگون سے ملوگے تو انسے کیا کہوگے؟ بیخبری کی حالت مین تمنے جتنا زور میرے مقابلہ پر دکھایا بدکارون کے انسداد کے لئے کبھی کام مین نہ لائے۔ اگر تم کھُلم کھُلا میرے سے لڑتے تو ہمین ذرا شک نہین۔ میرے ہاتھون مر کر تمھین موت کا گھر دیکھنا پڑتا۔ بدی مین پھنسے ہوئے اے رام! تمنے جنگ مین اپنے کو میری آنکھون سے اوجھل رکھکر سانپ کی طرح جو سوتے آدمیون کا کام کر دیتا ہے مجھے مار ڈالا۔ ورنہ میرا قتل کارے دارد! سگریو کو خوش کرنیکے لئے تمنے مجھے مار ڈالا۔ اگر تم پہلے سے مجھے اپنا مطلب بتا دیتے تو ایک ہی دن مین تمھاری جانکی جی کو لا دیتا۔ لڑ کر جان سے نہ مارتا۔ تمھاری پیاری کے اوڑا لیجانیوالے بدذات راکشس راون کی گردن پکڑ لاتا۔ خواہ بحر ذخار کے اندر یا پاتال لوک مین ہون میتھلی (جانکی مہارانی) کو اشیاتری کی طرح لے ہی آتا۔ میرے بعد سگریو راج کا مالک ہو یہ ٹھیک ہے! مگر مجھے تمنے لڑائی مین کمینہ پن سے مارا یہ اتنا ہی برا ہے!! موت ٹھیک وقت پر آتی ہے اسلئے مجھے کچھ غم نہین۔ مگر ذرا لوگون کو دینے کے لئے معقول جواب تو سوچ رکھئے؟"

سرگ ۱۸

یہ کہکر بندرون کے راجا کا وہ نیک ذات لڑکا (مہاراجہ رامچندر کے) تیر سے زخمی بہت ہی بیچین ہوا۔ اُسنے اپنے چہرہ سے پسینا پوچھا سوچ سے مشابہ مہاراجہ رامچندر کی طرف ٹکٹکی لگادی

---

۱ دُشتیون کا راجہ مُنی گرو کلپ کے آخری دنون مین متبرک ویدون کو چرا لیگیا تھا۔ اُنکے ڈھونڈھ نکالنے مین وہ وشنو مہاراج کے ہاتھون متشیہ اوتار رکھکر مارا گیا۔

اور خاموش ہوگیا - جب زخمی ور حواس باختہ والی ان محتاط - پاکیزہ اور اعلے الفاظ مین مہاراجہ رامچندر
کو خطاب کر چکا - اور اسطرح سرزنش ہوچکی تب وہ بے نور آفتاب سے مشابہ گویا ایک برسا ہوا بادل
ہے یا بجھی ہوئی آگ - عمدہ نیکی اور دیگر صفات سے موصوف بندرون کے راجہ سے کہنے لگے -
مہاراجہ رامچندر ! وہ نیکی - علم - جوش اور رواج سے بیخبر تو مجھے ایک بچہ کی طرح کیا الزام لگاتا
ہے ! بندر جیسی تلون مزاجی کی بدولت - اپنے دانشمند بوڑھون سے جنکو استادون نے
عقلمند مانا ہوا پوچھے تو مجھے اسطرح کیون برا بھلا کہتا ہے ؟ یہہ پہاڑی اور جنگلی زمین اکشواکو
کی ہے - ساتھ ہی انھین درند - پرند اور انسانون کی پرورش و تعزیر کے اختیارات حاصل ہوئے
تھے - راستباز - نیک - سچے - مہاراجہ بھرت دھرم علم اور جذبات کے ماہر - پرورش و تعزیر مین ہمیشہ
مصروف اس راج کے حکمران ہین - وہ موقع محل پہچانتے ہین - سلیم الطبع - راستباز - طاقتور - اور
جنگی قواعد کے عاشق ہین - ہم اور اور راجے انکے حکم بموجب دنیا بھر مین دھرم کی ترقی کو گھوم
رہے ہین - دھرم پر مٹے ہوئے راجاؤن کے پیشوا مہاراجہ بھرت جب کل دنیا کے مالک ہون تو
گناہ پھر کون کر سکتا ہے - اپنے اعلے دھرم پر قایم مہاراجہ بھرت کے احکام کو سر پر رکھ ہم
خیال رکھینگے کہ گمراہون کو کیسی سزا دیجاے -
تینے پاکدامنی کا خون کیا ! گناہ کبیرہ - تو مستی سے دیوانہ ہوگیا - اور شاہی فرایض سے قدم
باہر رکھا - بڑے بھائی - باپ اور استاد - ان تینون کی اگر یہہ نیکی اور اخلاق کے راستے پر
چلین باپ کی طرح تعظیم کرنی چاہیے - چھوٹے بھائی - لڑکے - اور شاگرد رشید کو ایسا سمجھنا چاہیے
جیسا اپنا بیٹا - ان احکامات شرعی کی جڑ دھرم ہی ہے - او بندر ! اچھے لوگون کا مذہب مشکل
سے سمجھ مین آتا ہے !! اور اسمین بڑی بڑی باتین شامل ہوسکتی ہین - آتما ہی مین یہہ قدرت ہے
کہ بھلائی برائی مین امتیاز کرے - متلون مزاج تو تو ہی ہے - پھر ٹھیک بات کو کیونکر سمجھ سکتا ہے !
تیرے بندر ساتھی بھی تجھ سے ہی جاہل اور کم ظرف ہین - گویا ایک مادرزاد اندھا اندھے کو راہ

دکھاتا ہے۔ مین سچ کہتا ہون کہ مینے تجھکو رے غصہ سے نہین مارا۔ خود ہی سوچ ! مین نے
تجھے کیون مارا ؟
قدیم دھرم چھوڑکر تینے بھائی کی بیوی گھرڈال لی - اے بدکار ! تینے اپنے عالی ہمت بھائی سگریو
کی بیوی رُما کو چھین لیا !! بندر ! تونے دھرم کا راستہ چھوڑدیا - چھوٹے بھائی کی بیوی اور لڑکی
اسلئے مینے تجھی سزا دیدی - اے بندرون کے گروہ کے سرتاج ! جو شخص انسانیت اور رواج کے
متبرک احکام کے خلاف عمل کرتا ہے - اسکے سوا کیا چارہ ہی کہ اُسے سزا دون مین کشتری ہون اور
اعلے نسل کا - مین تیری بدچلنی روا نہین رکھ سکتا - جو شخص نفس امارہ کے قابو مین ہو - اپنی لڑکی بہن اور
چھوٹے بھائی کی بیوی سے زنا کرے - شاستر حکم دیتا ہی کہ اُسے قتل کردو - زمین کے مالک مہاراجہ بھرت کا
یہی حکم ہے اور مین اسکی تعمیل کرتا ہون - تینے دھرم نظر انداز کیا - نیک زندگی بسر کرنیوالا دانشمند
اخلاق کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والے کو نہین چھوڑ سکتا - مہاراجہ بھرت نے شہوت پرستون
کے غارت کردینے کا حکم دیدیا ہے - اور ہمنے او بندرون کے سردار ! اُنکے احکامات کی تعمیل کرنے
کی غرض سے تیرا جسنے دھرم اور تہذیب کو بالائے طاق رکھدیا - مارڈالنا مناسب سمجھا - سگریو
مجھے لکشمن کی برابر پیارا ہے - اُسنے اپنی بیوی اور راج پانے کی غرض سے میری بھلائی کرنیکا ارادہ
کیا ہے - مین بھی بندرون کے روبرو اُسے زبان دیچکا ہون - میرے درجہ کا آدمی بھلا وعدہ کیسے
ایفا نہ کرے - ان اہم وجوہ سے جو دھرم کے موافق ہین - مینے تجھے یہہ سخت سزا دی - اب تو اسکو
تسلیم ہی کرے - تیری سزا اخلاقی احکام کے عین مطابق ہی - دوستون کی امداد اعلی مذہبی
فرض ہی - سن ! منو مہاراج نے دو اشلوک لکھے ہین - جو نیک چلنی کی رغبت دلاتے ہین - نیک
لوگ اور خود مین اونکی بہت قدر کرتا ہون - جو برا کام کرکے راجا کی دی ہوئی سزا کو بہادری سے برداشت
کرتے ہین - مرتاض لوگون کی طرح پاک ہو دیولوک کو چلے جاتے ہین - جب لوگ اپنے گناہون کو
قبول کرکے سزا پا چکتے ہین یا معاف کردیے جاتے ہین تو گناہون سے چھوٹ جاتے ہین - لیکن جو راجہ

بُرے کام کرنے والے کو سزا نہین دیتا وہ سخت گنہگار ہے پہلے بھی میرے جد امجد ماندھاتا نے ایک عابد تیرے ایسے ہی بُرائی کرنے والے کو سخت سزا دی تھی - اور راجے بھی کارون کو ایسی ہی سزا دیتے ہین اور یہہ بھی ہے کہ گنہگار لوگ خود کفارہ کرکے گناہ سے چھوٹ جاتے ہین - اے بندرون مین سب سے اچھے ! اب پچھتا مت !! جو سزا مینے تجھے دی وہ اخلاقی احکام کے مطابق ہے - ہم خود اختیار نہین ہین - سن ! ایک اور بھی دلیل ہے - اوسے سنکر تجھے لازم ہے کہ اپنا غصہ تھوک ڈالے - گوشت پر زندگی بسر کرنے والے بہت لوگ کمینگاہ سے یا ویسے ہی - جال کمند اور پھندے سے - خوف زدہ یا نڈر ہرنون کو بھاگتے ہین یا اپنے ساتھیون سے لڑتے جھگڑتے - ہوشیاری یا بے خبری مین پکڑتے اور چھیدتے ہین - ان پر کوئی الزام نہین - اسلئے مجھے کیا غم اور افسوس ہے - بہت سے شاسترون کے فاضل - راج رشی - شکار کھیلتے ہین - اس لڑائی مین اے بندر ! تو بھی میرے ہاتھون ایک تیر ہی سے مرا ہے تو ایک بندر تھا - لڑے یا نہ لڑے تیرا مار ڈالنا مجھے روا تھا - اسمین ذرا شک نہین کہ راجے مشکل سے نصیب ہونیوالی زندگی اور پاکی عطا کرتے ہین - اسلئے ہر شخص کو چاہئے کہ اُنھین ایذا نہ دے - نہ الزام لگاے - انکی شان مین بُری بات بھی نہ کہے - کیونکہ وہ زمین پر انسانی صورت مین پھرنے والے دیوتا ہین - دہرم سے تو واقف نہین - اور خفا ہو مجھے جو اپنے باپ دادا کے مذہب پر چلتا ہون کیون الزام لگاتا ہے !!"

اسکی دو آخری درخواست تھین کہ سگریو اور اسکے لڑکے انگد پر نظر عنایت رکھین - جنھین انھون نے بخوشی منظور کیا - اسکے بعد اسکی طاقت نے جواب دیدیا اور کام تمام ہوگیا -

جب تارا کو یہہ خبر لگی تو وہ بہت روئی پیٹی - چلائی - اپنے شوہر کی لاش پر جا گری - اسکی اور انگد کی گریہ وزاری کا کچھ ٹھکانا نہ تھا - دیکھ دیکھکر سگریو کا کلیجہ پھٹا جاتا تھا - تارا نے اپنے جی مین ٹھان لی کہ بھوکی پیاسی اپنے خاوند کی نعش ہی پر مر رہے گی - ہنومان جی اُسے بہت

سرگ ۱۹-۲۰

سمجھاتے بجھاتے رہے اور نیل نے والی کے جسم سے تیر کو کھینچ لیا - جو ایسا دکھائی پڑتا تھا جیسے پھنکارتا ہوا سانپ پہاڑ مین بل سے جھانک رہا ہو - وہ پہاڑ پر چھپے ہوے سورج کی طرح چمک رہا تھا - اسکے کھینچتے ہی زخم سے خون کی ندی بہنے لگی - جیسے کوئی پگھلی ہوئی دھات یا تانبا پہاڑ سے بہہ رہا ہو -

سرگ ۲۴ سگریو اپنے کیے پر الگ پچھتا رہا تھا - اور تارا کے آنسو تھمنے مین نہ آتے تھے -

سرگ ۲۵ مہاراجہ رامچندر نے سبکو سمجھایا کہ وقت جاتا ہے اب اسکے تجہیز و تکفین کی فکر کیجیے - اسکی معاً تعمیل ہوئی اور لیچلے - آگے آگے بندر جواہرات کی بکھیر کرتے جاتے تھے - باقی لوگ جنازے کے پیچھے روتے جاتے تھے - جنگل مین جا کر پہاڑی ندی کے کنارے - پانی کے پاس - اگر و تمہ سے چتا بنائی - اور اوسپر نعش کو رکھدیا - آگ لگا دی - اور سب ایک کونہ مین جا بیٹھے - تارا زار قطار رونے لگی - جب عناصر عناصر مین مل گئے تو دریا کنارے جل دان دیا گیا -

سرگ ۲۶ ہنومان جی نے مہاراجہ رامچندر سے استدعا کی کہ وہ دارالحکومت مین قدم رنجہ فرما کر سگریو کو تخت نشین کرین اور انگد ولیعہد بنایا جاے - مگر انھون نے معذوری ظاہر کی -

مہاراجہ رامچندر - والد بزرگوار کی چودہ برس تک شہر اور گانون مین قدم رکھنے کی مجھے اجازت نہین ہی سگریو درے مین اندر جا کر یہہ سب فرائض اچھی طرح ادا کرینگے - اب ساون تو لگ ہی گیا ہے - اور برسات بھر جانکی جی کو ڈھونڈھ بھی نہین سکتے - آپ سب صاحب ٹھہر جائیے مین اور لچھمن جی یہان ٹکے ہین - ذرا یہہ تفریح کی جگہہ ہے - خوب ہوادار ہے پانی بھی پاس - اور پھول کھلنے ہین - کاتک کا مہینہ لگتے ہی راون پر چڑھائی کردینی چاہیے - جب تک چین کیجیے !!

سگریو والی کو لیکر شہر مین پہونچا - رعایا نے سروقد تعظیم دی - وہ اپنے بھائی کے محل مین گیا - اور احباب نے بڑی تزک و احتشام سے اوسے سنگھاسن (تخت) پر بٹھا دیا -

اور انگد کو ولیعہد بنایا۔ یہہ دیکھکر بندر خوشی سے ناچنے کودنے لگے۔ شہر بھر مین جگہہ جگہہ جھنڈیان لگادی گیئین۔ اور یہہ تمام خوش آیند خبرین مہاراجہ رامچندر کو بھی پہونچگیئین۔

باب پانچوان

بھری برسات

اس فرض سے سبکدوش ہوکر وہ اور انکے بھائی پرسرن پہاڑی پر چلے گئے۔ جہان تیندوے ہرن۔ رات دن بولا کرتے تھے اور شیر دہاڑتے تھے۔ قسم قسم کے درخت بیلین وہان کثرت سے تھین۔ جنکے اندر غارون مین ریچھ اور بندر رہا کرتے تھے۔ اُنھون نے اوپر ٹیکری پر ایک گپھا اپنے رہنے کو پسند کی۔

مہاراجہ رامچندر (لچھمن جی سے) بھئی! برسات بھر یہین رہینگے۔ پہاڑی کی یہہ چوٹی بڑی تفریح کا مقام ہی سفید۔ سیاہ اور تانبے کے رنگ کے پتھر یہان کیسے بھلے معلوم ہوتے ہین۔ جنمین بہت طرحکی دھاتین بھی ملی ہین۔ اور ہان! مینڈک بھی ہین۔ طرح طرح کے درخت اسپر چھارہے ہین۔ اور بیلین چڑھی ہین۔ ہر طرحکے جانور اور مور بول رہے ہین۔ اور چارون طرف پھولون ہی پھولون کے پیڑ ہین۔ اور کنولون سے بھری یہہ تلیا ہماری گپھا کے پاس ہی ہے۔ اسکا شمال مشرقی کنارہ تو نیچا ہے۔ اور غربی حصہ اونچا۔ رہنے کے بس گون کی ہے۔ گپھا کے سامنے۔ دیکھئے! کیسی بڑی مسطح اور خوبصورت۔ سرمہ جیسی کالی ہٹیا پڑی ہے۔ اُتر مین سرمہ گون کالا پہاڑ کھڑا ہے۔ جیسے بادل اُٹھا ہو۔ اور دکھن مین کیلاش کی مشابہ بہت سی دھاتون والی سفید پہاڑی ہی۔ سامنے پورب کی طرف اُجلا دریا گنگاجی کی طرح بہ رہا ہے۔ اور کنارے پر بہت طرحکے پیڑ کھڑے ہین۔ ذرا اس ذری سے نالے کو تو دیکھو۔ اسپر جانور بیٹھے کیسے بول رہے ہین۔ چکوے۔ راجہنس۔ اور سارس یہان کتنے ہین۔ اُسکے کنارے

خوشنما ہین - جواہرات سے بھری یہہ ندی ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے مسکرا رہی ہو - نیلے لال کنول اور سفید گل سوسن اسپار کے چھا رہے ہین - اور دریائی جانورون سے بھری ہے جسپر بہت سے عابد رہتے ہین - صندل وغیرہ کے بہت پیڑ ہین جو آرزؤن کی بدولت اوگ آئے ہین واقعی یہہ جگہہ دلفریب ہی - اور ہم یہان لچھمن جی! خوشی سے رہینگے - طرح طرح کے جنگلون سے محیط سگریو کا شہر کشکندھا بھی یہان سے پاس ہی - لو سنو! مردنگ وغیرہ باجون اور بندرون کی آوازین یہان تک برابر آتی ہین - سگریو جسے بچھڑی ہوئی دلہن ملگئی - راج پاٹ بھی پایا - بڑا اعزاز ملا - اب تو وہ خوب مگن ہوگا"

مہاراجہ رامچندر یہان بیلون سے چھائی ہوئی گپھا مین آ رہے تو مگر جانکی جی کی جدائی مین انھین ذرا بھی چین نہ پڑتا تھا - رات کو تڑپا کرتے تھے مگر نیند کہان لچھمن جی کے سمجھانے بوجھانے سے اُنکے جی کو ذرا ڈھارس ہوتی تھی -

سرگ ۲۸ مہاراجہ رامچندر - یہہ عین وقت ہے - برسات شروع ہوتی ہے - ابر آلود آسمان پہاڑ کا ہمشکل ہو رہا ہے - اُسنے سورج کی کرنون سے سمندر کا پانی پیا - نو مہینے تک حمل رہا - اب مینھ نہین برس رہا ہے بلکہ اُسکے بال بچہ ہوا ہے - اگر کوئی چاہے تو بادلون کی سیڑھی پر کو آسمان مین چڑھکر سورج کو پھولون کے ہار پہنا سکتا ہے - سارے آسمان پر ٹھنڈے ٹھنڈے بادل چھا رہے ہین - ڈوبتے ہوے سورج کی کرنون سے ایک طرف تو انگارنگ تانبہ کا سا ہو رہا ہے اور دوسری طرف پیلا ہے جیسے زخم پر ایک دھجیر باندھ رکھی ہو - آسمان خوشگوار ہوا کو اپنے دم کی طرح لئے ہوے شام کی صندلی کرنون سے رنگ آمیز - جسپر پیلے پیلے بادل چھائے ہوے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی گشتہ محبت ہو - سینچی ہوئی زمین سے غمگین سیتا جی کی طرح ابخرات اوٹھ رہے ہین - کافور سی خوشبودار - بادلون سے ٹپکے ہوے ٹھنڈے پانی کی طرح کیتکی کی مہکتی ہوئی ہوا اوکھ بھا کر پی جاسکتی ہی - اس پہاڑی پر طرح طرح کے پھول کھلے ہین - سگریو کی طرح

اسکا آج کوئی دشمن بھی نہین - وہ مینھ کی دھارون مین نہائی ہوئی ہے - یہہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیان
جنپر بادل بشکل کالی مرگ چھالا کے ہین اور مینھ کی دھارین اُنکا جنیو ہی - ہوادار گپھاؤن سمیت
ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے فارغ التحصیل برہمن - آسمان جسپر بادل کی گرج اور بجلی کی چمک
سے سنہری خط کھنچے ہوے ہین - ایک بہت ہی ملول اور دلگیر شخص کی مثال ہی - مین تو
جانون نیلگون بادلون سے یہہ بجلی نہین کوندرہی ہو بے بس ویدیہی کو راون اپنی گود مین لئے
ہوے ہے - جنھین نفس امارہ نے ستا رکھا ہو یہہ مقامات جن پر بادل چھا رہے ہین اور چاند
و تارے چھپ گئے ہین بہت ہی پسند ہونگے - بھائی! پہاڑی پھولدار پیڑ جن پر اوس پڑی
ہوئی ہے برسات کا موسم آجانے سے کیسے خوش ہین جنھین دیکھکر مین تڑپا جاتا ہون - اُنکی
خاک تو دھل گئی ہی اور شبنم کے قطرے اوپر پڑے ہین - گرمیون کی ساری کلفتین اُنسے دور
ہوگئی ہین - اندنون راجاؤن نے فوجکشیان موقوف کردی ہین - اور جو لوگ پردیس گئے ہوے
تھے وطن کو لوٹ رہے ہین - چکوا چکوی منسا سرور مین تیرنے آرہے ہین - لگاتار مینھ سے راہون
مین گاڑی چھکڑے بھی نہین چل سکتے - بادلون سے کہین کھلا کہین ڈھکا آسمان ایسا
معلوم ہوتا ہے جیسے سمندر چارون طرف پہاڑیون سے گھرا ہو - ندیان پہاڑون سے اسطرح
بہہ رہی ہین - مورون کی آواز سے گونج رہی ہین - انمین پھول بہے جاتے ہین - پہاڑی دھاتون
سے چھوکر اُنکا پانی تانبہ جیسے رنگ کا ہوگیا ہے - لوگ کھلی کھلی جامن اور پکے ہوے رنگ برنگے
آم جو آندھی مین زمین پر ٹپک پڑے ہین اس فصل مین خوب چکھتے ہین - پہاڑ کی چوٹی چپٹے بادل
جنمین بجلی بشکل جھنڈی کے ہی اور اُنمین بگلے پھولون کے ہار معلوم ہوتے ہین - ایسے گرج رہے ہین
جیسے مست ہاتھی لڑائی مین چنگھاڑ رہا ہو - یہہ پُرفضا میدان جنمین سبزہ تمام مین پھیلے ہوے
پانی سے ابھرا ہوا ہے اور سارے مین مور خوش ہو ہو کر ناچ رہے ہین - بادلون سے مینھ کی جھڑی
لگی ہے - یہہ شام کو بہت ہی بھلے معلوم ہوتے ہین - بادلون مین بگلے اوڑ رہے ہین - اور وہ

پانی سے لدے کھڑے ہین - اور برابر چل رہے ہین - کبھی کبھی پہاڑون کی اونچی چوٹیون پر ستانے لگتے ہین - اور گرجتے جاتے ہین - بگلون کے جھنڈ جو بادلون پر جان دیتے ہین آسمان مین اونچے چڑھے ہوے ہین - وہ بہت خوش ہین - ہوا اُنھین جھکولے دے رہی ہی - اور وہ ایسی معلوم ہوتے ہین - جیسے کنول کے سفید پھولون کا ہار کسی نے ہوائی کرہ مین پھیلا دیا ہو - زمین جسپر سبزہ چھایا ہوا ہے اور بیر بوٹیٹی بھر رہی ہین ایسی ہو رہی ہے جیسے کسی پریوش نے لاکھی بند کیون دار سفید اونی جوڑا پھڑکا رکھا ہو - اِن دنون نارائن کی آنکھ بھی جھپکنے لگتی ہے - دریا زور شور سے سمندر کیطرف بہتے ہین - اپنے جی مین مگن بگلے بادل مین چڑھ جاتے ہین - اور پریزاد اپنے چاہنے والون کے پاس چلے جاتے ہین - بنون مین مور ناچ رہے ہین - کدم کے پیڑ پھولون سے لدے ہین - بجار گایون سے مانوس ہین - اور زمین اپنی کھیتی اور جنگلون سے دلون کو لبھاتی ہے - بیچے ندیان بہہ رہی ہین - بادلون سے مینھ برس رہا ہے مست ہاتھی بُری طرح چنگھاڑ رہے ہین - جنگل مین عجب بہار ہی - جو لوگ اپنی بیویون سے جدا ہین وہ سوچ مین ہین - مور خوشی کے مارے ناچ رہے ہین - اور بندر سگریو کے راجا ہو جانے سے چین کر رہے ہین - جنگل کے جھرنون کو دیکھکر اور پھولون کی خوشبو سے خوش ہو کر اور آبشارون کی آواز سے مست ہاتھی اور مور دونون خوب بول رہے ہین - بھنورے کدم کے درختون پر خوب منڈلا رہے ہین - مینھ نے انکا ناکون دم کر رکھا ہے - اندنون جتنا رس انھون نے پھولون سے چوسا تھا گویا وہ اپنی اُس شہد کو آہستہ آہستہ نکالے ڈالتے ہین - کویلے سے کالی جامنون سے لدی ٹہنیان جو بوجھ سے جھکی پڑتی ہین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے پیڑون پر بھنورے بیٹھے رس پی رہے ہین - گھرے بادل جنکی رونق جھنڈی جیسی بجلی سے ہے جنگ کے بعد خونی ہاتھیون کی طرح خوب گرج رہے ہین - ہاتھیون کا غصہ ور راجا راہ جاتا ہوا پہاڑی اور جنگلون مین سے گذرتا بادلون کی گرج کو دوسرے ہاتھی کی چنگھاڑ سمجھکر پلٹ پڑا ہے تاکہ اُس سے

لڑے۔ کہین بھنورے گونج رہے ہین۔ کہین مور ناچ رہے ہین۔ کہین خونی ہاتھی گھوم رہے ہین۔
اسطرح جنگل مین طرح طرح کی کیفیتین آ رہی ہین۔ یہان سارے ہین قسم قسم کے درخت کھڑے ہین۔
شہد جیسا پانی بھرا ہے۔ مورت ہو ہو کر بول رہے ہین۔ یہہ جگہہ تو اس قابل ہی کہ یہان بیٹھکر خوب
پیئے۔ پانی سے بھیگ کر پرندون کے پنکھون کا رنگ جاتا رہا ہے۔ مگر خوش ہین۔ اور پیاس
مین راجا اندر کا برسایا ہوا پانی جو درختون کے پتون سے ٹپک رہا ہے پی رہے ہین۔ بھنورون
کی میٹھی گونج مینڈکون کے ٹرانے اور بادل کی مرذنگ جیسی گرج سے جنگل مین باجا سا بج رہا ہے
اچھے پنکھون والے مور کبھی ناچتے ہین کبھی زور زور بولتے ہین۔ کبھی اوڑکر درخت کی ٹھنگیون پر
جا بیٹھتے ہین۔ جنگل مین باجا بجا رہے ہین۔ بادلون کی گرج سے مینڈکون کی لمبی نیند اچٹ
جاتی ہے۔ جو طرح طرح کی صورتین بناتے ہین۔ اور بولیان بولتے ہین۔ یکایک
مینہہ پڑنے لگتا ہے۔ تو وہ گھبرا اُٹھتے ہین۔ اور ٹرانے لگتے ہین۔ ندیان چکوون
کو بہائے لئے جاتی ہین اور وہ چکوے ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے ندی کی چھاتیان
ہون۔ گویا ندیان اپنے پرانے ساحلون کو پیچھے چھوڑ مست ہو طرح طرح
کے نئے تحفے لے اپنے شوہرون پاس چلی ہین۔ تازہ پانی سے بھرے بادل لال لال
پہاڑیون سے چھوکر سرخ سرخ نظر آتے ہین اور کبھی بن کی آگ سے جلی پہاڑیون سے ملکر ایسے
معلوم ہوتے ہین جیسے مضبوط بنیاد والا پہاڑ۔ ہاتھی اس دلکش خوشبودار درختون سے مہکتے ہوئے
جنگل مین گھوم رہے ہین۔ جنکے سبزہ زار پر (لال لال) بیر بہوٹی پھر رہی ہین۔ اور مور خوش ہو ہو کر
چار طرف ناچ رہے ہین۔ بھنورے مگن ہو کر رس پیتے ہین۔ اور مینہہ کی بوچھاڑون کے مارے کنول
اور کدم کے پھولون کے زیرے سے لپٹے جاتے ہین۔ ہاتھی تو مست ہین۔ اور بچار خوش و خرم۔
شیر بہت زوروں پر ہین۔ پھر پہاڑیان خوبصورت۔ راجون نے اندنون تعاقب کرنا
چھوڑ دیا ہے اور راندر مہاراج بادلون سے کھیل رہے ہین۔

بادل اوپر چھائے ہین - اور موسلادھار مینھ پڑ رہا ہے - جو سمندر کی طرح گرج بھی رہے ہین -
پانی دریا - تال - کنڈ اور جوہڑون سے اُبل کر سارے مین پھیل گیا ہے - مینھ خوب برس رہا ہے
اور ہوا زور سے چلتی ہی - ندیون نے اپنے کنارے ڈھا دیئے ہین - وہ زور سے بہہ رہی ہین - اور
راستے مار کے ستیاناس کر دیئے ہین - پہاڑون سے جوبن پھٹا پڑتا ہے اور حسن دوبالا ہو گیا
ہے - گویا راجہ اندر کے عنایت کئے ہوئے کلسون سے مشابہ بادلون سے اُنھین نہلایا ہے -
اور جیسے لوگ راجا پر (گلاب) چھڑکا کرتے ہین وہ کام ہوا نے کیا ہے - آسمان بادلون سے ڈھکا
ہے - نہ سورج نظر آتا ہے نہ تارے ہی دکھائی پڑتے ہین - اس مینھ نے زمین کی پیاس بجھا دی
ہے - تاریکی یہہ کہ معلوم نہین ہوتا سمت کون ہی - پہاڑون کی اونچی چوٹیان مینھ سے دُھلی
دُھلائی جیسے موتی جیسے آبدار بڑے بڑے جھرنے جھر رہے ہین - بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہین -
بڑے بڑے پہاڑی چشمے جو چٹانون کو کاٹتے مورون سے گونجتے غارون کو چلے جاتے ہین ایسے
معلوم ہوتے ہین جیسے موتیون کا ہار ٹوٹ پڑا ہو - پہاڑون کے جھٹ جھٹ گرتے ہوئے موتی جیسے
جھرنے پہاڑی چوٹیون کو دھو رہے ہین - اور نیچے کے غار اُنکے پانی کو اپنی گود مین لئے ہین -
حورین پہنین اُن ہارون کے موتی جیسے پانی کی بوندین ہر طرف پڑی ہین - پرندون کا اپنے
گھونسلون کو چل دینا - کنولون کا بند جانا - اور لتی کا کھلنا بتا رہا ہے کہ سورج چھپ گیا ہی -
شاہی کوچ بند ہو گئے ہین - اور جو سپاہی چل پڑے تھے وہ راہ مین رُکے پڑے ہین - دشمنی
اور راستے دونون کو پانی نے بند کر دیا ہے - بھادون کا یہہ مہینہ سام وید کے گانیوالے
برہمنون کے عین مطالعہ کا وقت ہی - کوشل کے راجہ بھرت جی نے اپنے تمام مکانات کی چھتین
درست کرا کے اور رسد اکٹھی کر کے عبادت مین مصروف ہوئے ہونگے - سرجو کا پانی اوپر تک
چڑھ آیا ہوگا - گویا مجھے آتا دیکھکر خود اجودھیا خوشیان منا رہی ہی - برسات کے موسم کی
ساری علامتین ظاہر ہین - اپنے دشمنون سے بے کھٹکے ہو کر سگریو بڑی بھاری سلطنت لے اور

اپنی رانی کو پاکر عیش کر رہا ہے - اور مین اپنی پیاری کے ہجر اور اپنے بڑے راج پاٹ کے جاتے رہنے سے لچھمن جی! ندی کے کنارون کی طرح گُھلا جاتا ہون - میرے رنج کی انتہا نہین - یہہ برسات جانے کیسے کٹیگی - اور راون میرا دشمن زبردست ہی - اپنے حریف پر فتح پانا مشکل ہی - موسم کی ناموزونیت اور راستون کی خرابی دیکھکر مین فرمانبردار سگریو سے بھی درخواست نہین کر سکتا قطع نظر اسکے اُسنے راینان بڑے دُکھ اوٹھا کر نصیب ہوئی ہین - اور میرا کام مشکل - مین بھلا اُس سے کیسے کہون! مگر اسمین شک نہین - کچھ دنون سستا کر جو ہین وقت آیا سگریو میری ضرور مدد کریگا - آؤ! اُسکی خاطر ہم جبتک یہان رہین - ندیون کے پانی کو بھی اُجلا ہو جانے دو - بہادرون کے ساتھ کوئی بھلائی کرے تو وہ اُسکا بدل ضرور کرتے ہین - اور اچھے لوگ ناشکرگذاری سے خوش نہین ہوتے "

لچھمن جی (ہاتھ باندھکر) مہاراج سگریو ضرور آپکا ہاتھ بٹائیگا - جب تک جاڑہ آئے آپ برسات بھر یہین رہین -

باب چھٹا

گلابی جاڑے

جب ہنومان جی نے دیکھا کہ مطلع صاف ہو گیا ہے - بادل کہین نام کو نہین - نہ بجلی چمکتی ہے - سارس سارے مین پھرنے لگے ہین - اور چاند کی دلکش شعاعین تمام مین پڑ رہی ہین - تو وہ سگریو کے پاس گئے - اور اوسکو سمجھایا کہ آرام طلبی چھوڑ کر اب ذرا مہاراجہ رامچندر کا ساتھ دو - مگر وہ یہہ حکم دیکر کہ فوجین جمع کیجائین پھر محلسرا مین چلا گیا - سرگ ۲۹

ادھر موسم بدلتے ہی مہاراجہ رامچندر دیدہی کی یاد مین پھر تڑپنے لگے - سرگ ۳۰

مہاراجہ رامچندر (لچھمن جی سے) خوب مینہ برسا کر جس سے زمین کی پیاس اچھیطرح بجھ گئی

اور کھیتی ہو گئی اپنا کام کر کے راجہ اندر اب چپ ہو بیٹھے ہین - اسمین شک نہین ہی - جاڑے
آب گئے - آسمان کیصورت تلوار کی سی ہو رہی ہی ندی نالے اُتر گئے ہین - اور ہوا ٹھنڈی
چلتی ہے - اور سوسن کے مزہ دار پھولون کی خوشبو سے مہک رہی ہی - نہ اب وہ کہین اندھیاری
ہے - سورج کی کرنون نے دلدل تک کو سوکھا دیا - خاک اوڑنے لگی ہی اور چڑھائی کرنیکا
موسم آپہونچا - ہر رنگ کے زہریلے سانپ جو برسات بھر بھوکھے پیاسے پڑے رہے
سردی چمکتے ہی بھوکھ کے مارے بلون سے نکل پڑے ہین - کہ شکار کرین - چاند کی کرنون
کے چھونے اور ذرا اپنی دستارون کی، آنکھین کھولنے سے شام ایسی مگن ہوئی کہ شفق کا پھولنا
بند ہو گیا - چڑھا ہوا چاند تو اسکا پیارا مکھڑا ہے - ستارے رسیلی بڑی بڑی آنکھین - اور مہتاب
کی کرنین سفید پوشاک - اُن سے رات ایسی معلوم ہوتی ہی جیسے کسی مہ جبین نے سفید رنگ کا
جوڑا پہن لیا ہو - جھیل کا پانی جسمین ہنس بسیرا لیے رہے ہین اور سوسن کے پھول کھلے ہین ایسا
معلوم ہوتا ہے جیسے رات مین بے بادل آسمان جسمین پورنماشی کا چاند چمک رہا ہو - اور
تارے چھٹکے ہون - نرمل پانی - پھولون کی کلیان - چکوون کا بولنا - چانولون کے پکے
ہوئے کھیت - دھیمی دھیمی ہوا اور صاف چاند بتا رہا ہے کہ جاڑے آپہونچے - اور برسات
ہولی - مچھلیان ندیون کے پٹکے بنی ہین - اور اُنکی رفتار دھیمی ہی - جیسے (رات بھر) اپنے
شوہر کی صحبت کا لطف اُٹھا کر پو پھٹتے کوئی نازنین دبے پاؤن جا رہی ہو - ہائے! یہ تو
ہمین موقع تھا کہ جانکی جی کو ڈھونڈھنے نکلتے - مگر سگریو کا پتہ کہان! مینے یہ چار مہینے پیاری
کے ہجر مین ایک صدی کی طرح کاٹے ہین مگر وہ نہ آیا پر نہ آیا!! تم یہ پا کر وہ سارے قول قرار بھول گیا
تم کشکندھا جاؤ! اور اس نالایق سے کہنا کہ جو اپنا بھلا چاہنے والے سے اقرار وعدہ بھول
جائے وہ دشمن سے بھی بدتر ہوتا ہے - مرد وہی ہے جو وعدہ وفا کرے - کیا وہ میدان جنگ
مین میرے بجلی جیسے تیر کمان ہی دیکھا چاہتا ہے؟ اور یہی مرضی ہے کہ مین رن کی زمین مین

اپنے آپے سے باہر ہو کر کمان کی رعد کی طرح گرجتی ہوئی گونج اُسے سناؤن! دیکھیے! مین تو یہان تڑپ رہا ہون اور وہ لپنے چین کر رہا ہے - اُس سے جا کر کہیے گا کہ قول سے پھر کر والی کے قدم بقدم نہ چلے - ورنہ جیسے مینے ایک تیر سے اُسکا کام تمام کر دیا تجھے بھی سارے رشتہ دارون سمیت کاٹکر پھینک دونگا"

اِن جملون سے لکشمن جی بھی طیش مین آگئے - مگر دونون لپنے تئین سنبھال کر اس ارادہ سے باز رہے - سرگ ۳۱

باب ساتوان

رنگ مین بھنگ

چھوٹے بھائی کشکندھا چلے - غصہ مین بھرے تھے - اور دلمین سوچتے جاتے تھے کہ چلکر کیا کہون - اس زور سے چلے کہ پیڑ اوکھڑ کر ادھر اُدھر جا گرے - اور پتھر پیرون تلے پسے جاتے تھے -

کیا دیکھتے ہین کہ دار الحکومت کے گرد پہاڑ کھڑے ہین - اور بندرون کے رسالے اُسکی حفاظت کر رہے ہین - اُنھین دیکھکر بڑے سے بڑے بندر گھبرائے - ڈر کر پہاڑیون اور درختون پر چڑھ گئے - اور اپنے راجہ کو خبر کرنے دوڑے - مگر نقار خانہ مین طوطی کی آواز سُنتا کون تھا؟ تو تارا کے پیچھے دیوانہ ہو رہا تھا - اُسنے ایک کان سُنی اور دوسرے کان اوڑا دی - وزرا نے حکم دیا کہ فوراً لوٹ جائین - جتنا دری بندر شہر کی فصیل کے گرد دکھائی پڑے ہاتھون مین پیڑ لے لیکر جا ڈٹے - مگر لکشمن جی بڑھتے ہی چلے گئے - چہرہ سے خون برستا تھا - انگد سے دو چار ہوے - وہ دیکھتے ہی سہم گیا -

لکشمن جی (انگد سے) عزیز! جا کر سگریو سے کہیے لپنے بھائی کی جھینی سے بیتاب ہو کر

لکشمن تمھیں لینے آیا ہے - اور در پر کھڑا ہے - کہنا اب وعدہ وفا کیجئے ؟ مگر ذرا آنا جلد! ہان!!
انگد نے جاکر پیام دیا مگر سگریو تو رنواس مین شراب پیئے مدہوش پڑا تھا اسکے کان پر جون تک رینگی -
جب اسکے سردار اور ارکان دولت نے بہت ہی شور و غل مچایا تو حضرت کی آنکھ کھلی - انھون نے
سب ماجرا کہہ سنایا -

سرگ ۳۲

مگر اسنے ٹکا سا جواب دیدیا - اسپر ہنومان جی نے فراز و نشیب سمجھایا -

"آپ ہین کس خیال مین - مہاراجہ رامچندر وہ ہین کہ دم کے دم مین دنیا بھر کو فتح کر ڈالین -
صلاحکارون کا فرض ہیکہ اپنے مالک کو سچی راے دین - اسلیئے مین پھر کہتا ہون ! خیر اسی مین
ہے کہ آپ جاکر انکے قدمون پر گر پڑیے - اور قصور معاف کرا کر انکا ہاتھ بٹایئے"

سرگ ۳۳ لغایت ۳۶

ان دونون مین یہہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ لکشمن جی ڈراتے ہوے اندر چلے آے - اور بندر وندر
سب منھ تکتے رہ گئے - محلات بہت آراستہ تھے - وہ اسکے سات درجے طے کرکے خاص
محل مین پہونچے - جہان سونے چاندی کی پلنگڑیان بچھی تھین - ان پر نہایت عمدہ گدّے اور
پلنگ پوش پڑے تھے - قسم قسم کے باجے بج رہے تھے - اور بہت سی حسین عورتین بیٹھی تھین -
سگریو انکے ناگہانی ورود سے گھبرا گیا - اور قہر آلود رویہ سے ڈر کر تعظیم کو اٹھ کھڑا ہوا - ساتھ ہی
رانیون نے اسکی پیروی کی - رانی تارا جسکی آنکھون مین شراب کا سرور تھا - اور قدم ڈگمگاتے
تھے - کمربند کا سُنہری گچھا کولھے پر پڑا تھا - چہرہ سے اقبالمندی عیان تھی - آنکھین نیچی کئے
لکشمن جی مہاراج کے روبرو آئی - تمام بندرون کے راجا کی رانی کو دیکھتے ہی نیک باطن شہزادے
کا غصہ جاتا رہا - اور انھون نے عابدون کی طرح فوراً گردن جھکالی - اسنے بہت خاطر و
مدارات سے ایک بیش قیمت قالین پر بٹھایا - اور اپنے شوہر کی وکالت کی -

باب آٹھوان

سرگ ۲

فوجون کا جماؤ

سگریو (ہنومان جی سے) مہیندر Mahendra ہماوت Himavat وندھیا Vindhya کیلاش Kailaca
مندارا Mandara اور پانچون پہاڑیون سمیت کہسار پانڈو Pandu
نکلتے ہوے سورج جیسے رنگ والے ہمیشہ روشن پہاڑون پر رہنے والے - ساکنان مغرب - دریاے
شور کے پرے - ان پہاڑون پر جو سورج کے گرہ مین ہین - سر شام کے آسمان جیسا جنکا
رنگ ہے - پدماچال Padmachala کے باشندے سرمہ گون
کہساروں سے مشابہ رنگ والے بندر جنمین ہاتھیون کے بادشاہ کا ساز ورہے اور
انجنا Anjana پہاڑی پر رہتے ہین جنکا سنہری رنگ روغن ہے - مہاشیل
Mahashaila کے غارون مین بستے ہین - وہ جنکی کہسار میرو Maru
پر آمد ورفت ہے دھومر Dhumra اور مہارون Maharuna
پہاڑون کے رہنے والے میریا شراب wine - Maireya جنکے
حصہ مین آئی ہے - بہت خوبصورت - مہکتے ہوے جنگلون اور گرد کی حسرتناک کٹیون کے بسیرا
لینے والے غرض تمام دنیا کے بندرون کو اکھٹا کرو - قاصد فوراً بھیجے جائین - اور یاد رہے!
کہ جو فرمان شاہی کے مطابق دس روز مین حاضر نہونگے جان سے مروا ڈالے جائینگے"
پیامبر یہہ سنتے ہی ہوا ہوگئے - پرند اور ستارون کی ولایت اور کرہ ہوائی تک مین گھومے
سمندر - پہاڑ - جنگل غرض انھون نے عالم بھر کو کھونڈ ڈالا - یہہ کسکی ماں نے دھوف
کھایا تھا کہ سگریو کے ارشاد کی تعمیل نکرتا جسکا حکم قضا کی طرح اٹل تھا -
جہان سے سورج نکلتا ہے اور چھپتا ہے - کہسار انجنا Anjana
اور کیلاش Kailaca سے کالے - سنہری - اور شیر ببر کے عیال جیسے رنگ والے

دس ارب تیرہ کروڑ تین ہزار بندر مقررہ میعاد کے اندر جمع ہو گئے - ہمالیہ Himalya
وندھیا Vindhiya دودھ کے سمندر کے کنارون - ناریل پر گذر کرنیوالے
تمال کے درختون کے جنگل سے جو اکھٹے ہوے وہ اس حساب سے باہر ہین -

قاصدون کو ہماوت Himavat کہسار پر ایک بڑا بھاری پیڑ ملگیا - وہان
اگلے وقتون کبھی رشیون نے یگ کیا تھا - اور یگ کی سامگری (عبادت کی ضروری چیزین)
سے کچھ پودے اُگ کھڑے ہوے تھے جنکے پھل آب حیات کا مزہ رکھتے تھے - کھانیوالے کو ایک
مہینے تک بھوکھ نہین لگتی تھی - سب نے خوب چھک کر کھائے - اور پھولون سمیت سمیٹ کر باندھ
بھی لیے - جڑی بوٹی بھی لین - کشکندھا مین آکر راجہ کی نذر گذرانی اور عرض کیا کہ سب حاضر
ہین - سگریو نے خوش ہو کر تحایف لے لیئے -

سرگ ۳۷-۳۹ لکشمن جی نے بھائی پاس جانیکی اجازت چاہی - سواری منگائی گئی - وہ سگریو سمیت مہاراجہ رامچندر
کی خدمت مین پہونچے - بندرون کی فوج ہمراہ تھی - روبرو ہوتے ہی سگریو نے ہاتھ جوڑے -
اور تمام سپاہ نے سگا اُسکی تقلید کی - یہہ تمام ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے کوئی تالاب کنول
کی کلیون سے چھایا ہوا ہو -

اپنے قصور پر نادم سگریو خود بدولت کے قدمون پر گر پڑا - مہاراجہ رامچندر نے اُسے اُٹھا کر
چھاتی سے لگالیا - بہت سی نصیحتین کین -

سرگ ۳۹ اُسنے اپنی اکھٹی کی ہوئی اعداد کی شمار سے باہر سپاہ کا مختصر تذکرہ بھی کردیا

---

† متبرک کتاب مین اس موقع پر ٹھیک تعداد کے بجاے بعض جگہہ صرف ہزارون یا سینکڑون کا لفظ استعمال
کیا گیا ہے وہان باعتبار صیغہ جمع ہزارون سے (حساب پھیلانے مین) صرف دو ہزار مراد لیگئی ہے
اور سینکڑون سے دو سو تاہم یہہ میزان آتی ہے - شوق

باب نوان

دنیابھر کا پُرانا جغرافیہ

سگریو "یہہ ساری فوج حاضر ہے - جو حکم دیجئے گا بجالائیگی"۔

مہاراجہ رامچندر - یہہ تو معلوم ہو پہلے کہ جانکی جی جیتی ہین نا اور راون رہتا کہان ہے تب تو کچھ ہو"۔

Vinata

راجہ سگریو نے سب بندرون کے سردار ونات کو بلا کر حکم دیا۔

پورب

سگریو - ونات! موقع محل کے جاننے والے اور وقت پر کام کرنیوالے تمہاری پاس صدہا نہین ہزارون چست وچالاک بندر ہین - تم پورب کو جاؤ - اُدھر بہت سے جنگل بیابان اور پہاڑ ہین - پہاڑی قلعون مین دیکھنا - ندیون اور بنون ہین - کہین تو سیتاجی اور راون کا پتہ ملیگا - اسی دوران مین بھلی معلوم ہونے والی بھاگیرتھی Bhagirathi سریو Saryu کوسیکی Kaucika کالندی Kalindi دلکش جمناجی yaumna جنکے کنارے بڑے بڑے پہاڑ کھڑے ہین - سرسوتی Saraswati سندھو Sindhu (موجودہ دریاے سندہ نہین - یہہ کوئی اور ہوگا) یاقوت سے مشابہ پانی والی ندی سون Sona مہی Mahi کال مہی Kalamahi جنگل اور پہاڑیون سے جنکی رونق دوبالا ہو رہی ہے - وسیع ممالک برہم مال Brahmamala ودھیا Videhas مالون Malwaus کاسی کوسالا Kacikosalas مگدہ Magadhas - پنڈر

ہے Pundras انگا Angas اور وہ سرزمین جو ریشم کے کیڑون کا وطن ہے
اور سونے چاندی کی کانین کثرت سے ہین یسمندر کے اندر کے ملک اور پہاڑ۔ منداِر
Mandara کے باشندون کی خانہ تلاشی لینا۔ جنکے کان نیچلے ہونٹون تک
کپڑے کی طرح لٹکتے ہین۔ اور منھ لوہے سے ہین۔ جنکے پانون ایک ہی ہی مگر غضب کے چالاک
انکا کبھی بیج ناس ہی نہین ہوتا۔ آدم خوارون کے یہان ٹوہ لیجیے۔ جزیرون مین بسنے والے
شکاری انکے بال سنہری اور کرخت ہین اور کچی مچھلیان چبا جاتے ہین۔ وہ مخلوق جنکا آدھا
دھڑ آدمی کا ہے اور آدھا چیتے کا جنھین دیکھکر ڈر معلوم ہوتا ہے۔ چٹان اور کھاڑکھڈون سی
دشوار گذار مقامات کو بھی دیکھے بغیر نہ چھوڑنا۔ کئی حکمرانون کے ماتحت جزیرہ یاوا yava
جزیرہ سوورنا Suvarna روپایاک Rupayaka وہان سونا کھودنے والے
کثرت سے رہتے ہین۔ یاوا yava کے پرے سی سیرا Sisira
نامی بڑی اونچی پہاڑی ہے۔ اسپر دیو اور دیوتا رہتے ہین۔ آگے دریای سون Sona
آئیگا وہ زور سے بہتا ہے۔ لال پانی ہے۔ جب سمندر کے دوسرے کنارہ پر پہونچوگے تو وہان
سدھ رہتے ملینگے۔ ان متبرک مقامات اور دل لبھانے والے جنگلون مین بھی اچھی طرح ڈھونڈھنا۔
صحرا۔ پہاڑون سے نکلنے والی ندیان۔ غیر آباد طوفانی مقامات بڑے بڑے غارون والے
پہاڑ۔ بحر ذخار کی لہرون سے بیطرح گونجنے والے جزایر۔ جہان لوئین چلتی ہین۔ قد آور اور مٹاپون
کے بھوکے دیو برہما جی کی اجازت سے بستے ہین۔ اور کمین گاہون سے نکلکر مخلوق کو کھا
جاتے ہین۔ پھر ہوشیاری سے بحر اعظم کو جانا۔ وہان دنیا کے فانی ہونیکے وقت کے بادلونکی
طرح بڑے زور سے پھنکارنے والے سانپ رہتے ہین۔ آگے یلو yellow کہلانیوالا
سال ملی Salmali ہے وہان وسیو کرمان نے ونات کے بیٹے سندھیا
کے لئے نوکیلا عظیم۔ کیلاش جیسا ایک محل بنایا ہے۔ سندھیا۔ Mandehas

راکھشس جنکی صورت ڈراونی ہے جسم پہاڑ ہی کی برابر نقشہ طرح طرح کا - دیکھنے سے
ڈر معلوم ہو وہ چٹانوں سے سر لٹکائے ہونگے - اور دن نکلنے سے دھوپ میں تپتے ہیں - برہما جی
انکا کام تمام کر دیتے ہیں - مگر دھانگوں پر پھر جون کے توں موجود - تمہیں آگے چلکر کشیرودا
Kshiroda نامی سمندر ملیگا - پیلے بادلوں کا سا اُسکا رنگ ہے اور اپنی
لہروں کی بدولت وہ ایک ہار معلوم ہوتا ہے - سمندر میں ایک بہت بڑا اسفید پہاڑ ہے رشاد
Rishada درخت اسپیر بار کے چھائے ہیں - خوشبودار پھولوں سے مہکتا ہے
ایک تالاب ہے سودرکان Sudarkana راج ہنسوں سے پُر - تقری
سفید کنولوں سے چمکتا ہے - جنکے پھولوں کا زیرہ سنہری ہے - کنّر اور اپسرا وغیرہ
وہاں برابر شکار کھیلنے آتے ہیں اس سے بڑھو گے تو بحر جلد Jalada ملیگا -
جسے دیکھکر تمام ذی روح لرز جاتے ہیں - پھر بحر سوادو Swadu ہے اُسکے اتر میں
باون کوس تک بہت وسیع اصل سونے اور پتھر کی زمین ہے - جسے جتاروپ سلا
لکھا ہے jatarupa sila - پھر ایک سہانا اونچا پہاڑ ہے جسکی سنہری سر
بفلک کشیدہ چوٹی چار سو کوس اونچی ہے - تلہٹی میں بہت سی اور پہاڑیاں ہیں - وہ سورج کی طرح
سنہری سال - کھجور - تمال - اور پھولدار کرنیکار کے درختوں سے چھائی ہوئی بہت بھلی معلوم
ہوتی ہیں - وہاں چالیس کوس اونچا اور چار کوس میں پھیلا ہوا سومنس Saumana
بالکل سونے کا پہاڑ ہے - سورج جب جام دودیپ Jamvudwipa
سے اُتر کی طرف آتا ہے تو اسی سربلند پہاڑ سے وہاں کے بسنے والوں کو دکھائی پڑتا ہے
یہہ جزیرہ سودارسن Sudarcana کہلاتا ہے - جس سے مخلوق کو
قوت اور بینائی نصیب ہوتی ہے - آفتاب اور اس طلائی پہاڑ ہی کی بدولت تڑکے تڑکے
گلابی پو پھٹتی ہے - زمین آسمان دونوں کا یہہ ہی اول صدر دروازہ ہے - اور سورج پہلے اسی

حصہ مین نکلتا ہے۔ اسی سے اسے مشرق کہتے لگ پڑے ہین۔ تم پہاڑون کے اندر گھسکر۔ چشمون جنگلون۔ اور غارون مین تمام جگہہ سیتاجی مہارانی اور راون کو ڈھونڈھنا۔ پورب مین اس سے آگے کوئی جا نہین سکتا۔ فرشتے رہتے ہین۔ اندھیر الگھپ ہے۔ اور چاند ہے نہ سورج۔ اس ملک کے پرے جسکا اور چھور ہی نہین مجھی کچھ خبر نہین۔

میرے ونات! ادھر جاؤ اور جیسے بنے جانکی جی مہارانی اور راون کے ٹھکانے کو ڈھونڈھ نکالو۔ پر مہینہ بھر سے زیادہ نہ لگے نہین تو مروا ڈالے جاوگے۔ جو کہین بامراد آئے تو یاد رکھنا اچھیطرح خوش کرونگا۔

سرگ ۴۱

دکھن

انگد کی سرپرستی مین نیل۔ ہنومان جی۔ جانبوان۔ سہوتر وغیرہ بڑی بھیڑ بنگاہ کے ساتھ دکھن کو بھیجے گئے۔ اور ان فوجی سردارون کو راجہ سگریو نے ادھر کے دشوار گذار مقامات بتانے شروع کئے۔

سگریو۔ دیکھو! تمہین پہلے وندھیا Vindhya کہسار پڑیگا جسکی سو چوٹیان ہین۔ اسپر قسم قسم کے پیڑ اور جڑی بوٹیان ہین۔ اور وحشت ناک دریاے نرمدا Narmada وہان سانپ بہت ہین۔ گوداوری Godavari (جسکی نسبت شارح لکھتا ہے کہ وہ وندھیا پہاڑ سے نکلکر پورب کے رخ بہتی ہی) ذخار مگر دلفریب کرشناوینی Krishnaveni اور میکھلا Mekhalas اوتکلا Utkalas شہر دسارن Dacarna اور اونتی Avanti آوانتی Avravanti ودربھا Vidarbhas نشتکا Nishtikas اور دل لبھانیوالی ماہشکا Mahishakas ان کے ادھر ادھر تم متسیا۔

Kaucikas کوسکا Kalinga کالنگا Matayas

کو دیکھو گے - پھر دریا اور غاروں والا ڈنڈک Dandaka ہے اور ندی

گوداوری Godavari (رامان انوج جی کے قول کے مطابق ڈنڈک اسی

سے سیراب ہوتا ہے) اندھر Paundras پونڈر Andhras

چول Keralas کیرال Pandyas پنڈیا Cholas

اسکے بعد کہسار ایومکھ Malaya Ayomukha آئیگا (جسے ملیا

بھی کہتے ہیں) اسپر دھاتی مادہ چڑھا ہوا ہے - چوٹیاں خوبصورت پھولدار جنگل سے

بھلی معلوم ہوتی ہیں - اعلے درجہ کے صندل کے بھی بہت پیڑ ہیں نیچے کاویری Kaveri

ندی بہتی ہے - اسکا پانی بہت اچھا ہے - پھر ندی تامراپرنی Tamarapani

ہے جسمیں مگرمچھ بہت ہیں پار اترنا - جیسے جوان جہان عورت اپنے چاہنے والے کے ساتھ ہو

وہ پانی کے ساتھ بیچ بیچ میں خشکی کے ٹاپوؤں کو لئے صندل کے دلفریب کنجوں میں کو چھپکر

بہتی ہوئی سمندر میں جا پڑتی ہے - آگے چلکر پانڈیا Pandyas کے

دارالحکومت کی فصیل کے بڑے بڑے سنہری پھاٹک ملیں گے - ان سے بھی ہوشیاری

کے ساتھ گذر جانا - نیچے وسط میں جلتی شیشے اور سونے کی کانوں سے بھرا ہوا پر فضا مہیندر

Mahendra کہسار ہے - اسکا کچھ حصہ بحر اعظم میں ڈوبا ہوا ہے -

اسپر طرح طرح کے پھولدار پیڑ اور بیلیں چھا رہی ہیں - عابد - رشی - گندھرب اور اپسراؤں

نے اسکی رونق کو دوبالا کر رکھا ہے - اسکے پرلی پار چار سو کوس لمبا ایک جزیرہ ہے - بہت ہی

خوبصورت - انسان کا وہاں گذر نہیں - وہاں گشتنی راون کا راج ہے - بحر جنوبی کے

وسط میں انگکارا نامی ایک راکھشسی رہتی ہے جو اپنی پرچھائیں ڈالکر شکار پکڑتی ہے - وہاں

سارے میں بلکہ اس سے پرے تک جانکی جی کو ڈھونڈھنا - سمندر میں چار سو کوس تک ایک

پشپیتک Pushpitaka نامی پہاڑی پھیلی ہوئی ہے - اونچی بھی بہت ہے - ایک چوٹی سنہری ہے جسپر سورج آتا ہے - اُس سے آگے دشوار گذار سُوریاون Suryyavan پہاڑ ہے چھپن کوس لمبا - پرے ودیوت Vidyut کہسار ملیگا - جسکے درخت ہر موسم میں شاداب رہتے ہیں - اور ہر طرح کے پھل موجود جنکے کھانیکو جی چاہے - وہ خوب کھانا میٹھا شہد چکھنا - پھر کُنجر Kunjara پہاڑ پر تم لوگ پہونچوگے دیکھنے سے آنکھوں میں تراوٹ آئیگی اور جی خوش ہو جائیگا - اسپر اگست رشی کا مکان ہے - وسیوکرمان نے بنایا تھا - وہاں راجوں کا سا چوالیس کوس اونچا سُنہری کھنبہ (مینار) کھڑا ہے - جواہرات جڑے ہیں - ایک محل بھی ہے جسمیں سانپ رہتے ہیں - اُسکے بہت رستے ہیں - اسلئے پکڑے نہیں جاسکتے - خوفناک - تیز دانت اور زہر ہلاہل رکھنے والے سانپ محافظ ہیں - اور اُنکا ڈراونا راجہ واسک Vasuki وہیں رہتا ہے ہوشیاری سے جانا آگے اور بھوگاوتی Bhogawati کے علاوہ اور بھی تمام نامعلوم محلوں میں ڈھونڈھنا - آگے بڑھکر رِشوا Rhrishava پہاڑ ہے - بجار کی شکل - جواہرات سے بھرا ہوا - بہت خوبصورت - اچھے اچھے پیڑ ہیں جسپر خاصکر صندل کے - اور اپنے نور سے آگ کی طرح روشن ہے - اُنکی نسبت کچھ پوچھنا نہیں - گندھرب محافظ ہیں - آگے زمین کے سرے پر صرف عابد بستے ہیں - جنکے بدن سورج - چاند اور آگ کے سے ہیں - وہاں صرف وہ لوگ رہتے ہیں جنھوں نے آسمانی سلطنتوں کو فتح کرلیا ہے - بس وہیں تک ڈھونڈھ سکتے ہو - پھر پتر لوک ہے - تمھارا گذر کہاں - وہ ملک الموت (یم) کی راجدھانی ہے - بالکل تیرہ و تار - ذی روح وہاں نہیں جاسکتا -

پچھم

سرگ ۴۲ پھر راجہ سُگریو سوشین کی طرف متوجہ ہوا - تارا رانی کے والد اپنے خسر سے استدعا کی -

ماریچ اور آرچشمت کو حکم دیا کہ مغرب طرف جائیں۔

سگریو۔ آپ سوراشٹر Saurashtras بہلیک Bahlikas
Chandrachitras چندرچتر
اور دیگر آباد پررونق صوبہ اور شہروں کو جائیے۔ کوکشی Kukshi ادھر کیتکی کے
درخت کثرت سے ہیں۔ اور بڑی بڑی ندیاں پچھم کی طرف بہتی ہیں۔ وہ جنگل جہاں کثرت سے
عابد رہتے ہیں اور درختوں سے چھائے ہوئے پہاڑ ہیں۔ صحرائی ملک۔ سربلند۔ اونچی
سرد پہاڑیاں اور دشوار گذار کوہستانی سلسلے۔ ان سے ذرا اور پچھم کو سمندر
ہے۔ جسمیں بڑی بڑی مچھلیاں اور مگرمچھ ہیں۔ جسکے پرے کیتکی۔ تمال اور ناریل کے جنگل
پڑینگے۔ موراچی پٹن Murachipattana جٹاپور
Angalapa اگلاپ Avanti آونتی gatapura
صحرائے الاکشت Alakshita نیز وسیع سلطنتوں اور منڈیوں میں
ڈھونڈھنا۔ جہاں سندھو Sindhu سمندر میں گرا ہے ایک بڑا بھاری
پہاڑ ہے سوماگری Somagri اسکی سو چوٹیاں ہیں۔ لمبے لمبے پیڑ کھڑے
ہیں۔ اسکے وادی میں ایک خاص قسم کا پرند ہوتا ہے سنہا Sinhas
کہتے ہیں وہ وہیل مچھلی اور ہاتھی تک کو اوٹھا کر اپنے گھونسلے میں لیجاتا ہے۔ یہہ مغرور ہاتھی
پہاڑ کی چوٹی پر بادلوں کی طرح دہاڑنے والے وسیع ہموار پانی سے بھرے وادیوں
میں چرچگ کر گھوما کرتے ہیں۔ یہہ بندر جیسی چاہیں شکل بنا سکتے ہیں۔ انھیں اسکی سنہری
سربفلک کشیدہ اور درختوں سے چھائی ہوئی چوٹی پر چپکے سے ڈھونڈھنا چاہیے۔
آگے چلکر پاری یاترا Pariyatra کہسار کی سمندر سے اوپر نکلی ہوئی
طلائی چوٹی دکھائی دیگی۔ وہ چار سو کوس میں پھیلا ہوا ہے۔ اسکے گرداگرد چوبیس کروڑ آگ جیسے

ڈراونے فقیر اور گندھرب بستے ہین - اُنکا ایک جتھا ہے - وہ آتشین شعلہ کی طرح بڑے ہی ناخدا ترس ہین - کہین اونکے روبرو نہ جانا - نہ اوس ملک کا کوئی پھل چھونا - اِنکے نزدیک جانا کٹھن ہے - وہ راستباز ہین - اور انمین بڑی طاقتین ہین - وہ اپنے یہان کے میوون کو جوڑ جوڑ کر رکھتے ہین - وہان ذرا جانکی جی کو ہوشیاری سے ڈھونڈھنا - پھر بھی کیا اونکا کچھ ڈر پڑا ہے - بس ہی اپنی بندرون والی باتین کئے جانا - وہین ایک بڑی خاص قسم کے پتھر کی رنگ کی پہاڑی ہی وجر Vajra جسکا نیچلا حصہ الماس جیسا سخت کہ کاٹے نہ کٹے - جسپر طرح طرح کے پیڑ ہین - خوشنما بشہو اور رقبہ چار سو کوس - ذرا غارون پر کو سنبھلکے چلنا - سمند کی چوتھی سمت مین چکروان Chakravan پہاڑ ہے - اِن کل اُنھان فعل لیعادی اور گہرے غارون مین سمندر مین ڈوبا ہوا ایک بڑا بھاری پہاڑ ہے وراہ Varah چوٹیان سنہری اور پیمایش دو سو چھپن کوس اسپر ایک شہر ہے پراگ جوتش Pragjayotirha وہ بالکل سونے کا ہے - وہان ایک دانا (دانو) رہتا ہے نارک Narak بڑا ہی بد ہے - اوس سب سے بڑی پہاڑی سے گذر کر جبکہ اوسکے سونے سے بھرے پوشیدہ مقامات دکھائی دیجائینگے سرو سورن Sarva sauvarna کہسار پر پہونچوگے جسمین چشمے اور آبشار بہتے ہین - ہاتھی - سور - شیر اور چیتے وہان بولا کرتے ہین - اور اُنکی آواز کی گونج سنائی دیتی ہے - اس پہاڑ کو میگھ Megha کہتے ہین - راجہ مہیندر حکمران ہی - اسکے پرے ساٹھ ہزار سنہری پہاڑیان ہین - نکلتے ہوئے سورج جیسا اُنکا رنگ - اور چارون طرف سے پھولدار سنہری درختون سے جگمگاتی ہوئی - اُنکے بیچون بیچ میرو Meru پہاڑ ہے - آدھے مہورت (اڑتالیس منٹ) مین سورج اس پہاڑ کو طے کرتا ہے اور اس حساب سے اسکی لمبائی چالیس ہزار کوس ہوتی ہے -

اسکی چوٹی پر وسوکرمان کا بنا ہوا ایک مکان ہے جیسے محل ہو - اچھے اچھے درخت ہین -
اُن پر طرح طرح کے جانور بیٹھے ہین کندر رکھنے والے ورن دیوتا کے رہنے کی جگہہ ہے -
میرو اور مغربی پہاڑی کے بیچ مین تاڑ کا ایک اونچا پیڑ بھی کھڑا ہے - اوپر جاکر اوسکی دس شاخین
ہو گئی ہین - دریا - تالاب اور اِن تمام دشوار گذار مقامات مین تم جانکی جی اور راون کو ڈھونڈھنا
راستباز اور شہرہ آفاق اپنی ریاضت کے زور سے پاک نفس میرو ساورنی meru
savarni رشی وہین رہتے ہین - جیسے برہما جی ہون - اپنا سر جھکا کر اُن
سے جانکی جی کا پتہ پوچھ لینا - جب رات ہو چکتی ہے تو سورج بس یہین تک دنیا سے اندھیرا دور
کر سکتا ہے - اور پھر اپنی چھپانی والی اِن پہاڑیون مین چلا جاتا ہے - بس یہین تک جا سکتے ہو
آگے جہان سورج کا پتہ نہین - نہ اسکی کوئی حد ہی - مجھے نہین معلوم کیا ہے - ہان سُنا!
ایک مہینے سے زیادہ نہ لگنے پائے - نہین تو جان سے مروا ڈالونگا - میرے خسر بھی تمھارے
ساتھ جائینگے - تم سب بہادر ہو - وہان کے فنون اور نہین تو راہین معلوم کرنیکی ہر پہلو سے
کوشش کرنا - تم تمام غربی حصہ کو ناپ ڈالنا - اور میرے خسر اسمین تمھارا ہاتھ بٹا سکینگے
یہہ سُنکر بے انتہا بندر سوشین کی سرپرستی مین ورن دیوتا جہان کے محافظ ہین اُسطرف
سِدھارے -

شمال

سرگ ۴۳

اسکے بعد سردار ستاول Satvala کی باری آئی -
سگریو - بھئی! تم اپنے اِن ہزارون بندرون کو لیکر شمال کی طرف جاؤ - جدھر شمالی
Hima caila (ہمالہ کہسار) ہے - تم سمجھدار ہو - اور زور آور ہو - اِن تمام
ناقابل گذر مقامات - دریا - اور پہاڑون کو چھان ڈالو - ملیچھ Mlechahhas
پولند Pulind سورشین Sura senas پر مشتمل

Prasthalas بھرت Bharatas کورو Kuru
مدرک Madrakas ورد Varadas ان سب قوموں مین
ڈھونڈھو - کامبوج Kamboja یاون Yavanas ساک
Sakas ہموان Himvan ان شہروں مین بھی -
ممالک لودھر Lodhras اور پدماک Padmakas مین
تلاش کرنا - نیز دیودار کے جنگلوں مین - پھر سوم کی کٹی (جھونپڑی) ٹریگی وہان سے تم کال
Kala نامی پہاڑ کو جانا جسپر بڑے بڑے وادی ہین - ان عظیم کوہساروں مین اور
اوروں مین - انکے کھنڈروں مین سے جگیہ راون اور جانکی جی کو ڈھونڈھنا - اس عظیم پہاڑ سے گذر کر جسکی گپھاؤن
مین بہت سا سونا ہوتا ہے سودرشن Sudarcana پہاڑ کو جانا
پھر دیواسکھا Deva-sakha پہاڑ ہے - پرندوں کا وطن -
جہان بہت ہی قسم کے طیور ہین - اور وہ طرح طرح کے پیڑوں سے سج رہا ہے - اسکے
سنہری وادیوں مین ڈھونڈھنا - آبشاروں پر اور غاروں مین - اس سے پرے ایک
کفِ دست میدان ملیگا - چار سو کوس لمبا - نہ اسمین کوئی پہاڑ ہے نہ دریا - درخت تک
نہین - وہان کوئی جاندار نہین رہتا - اس اوجاڑ بیابان سے جسے دیکھکر انسان کے
رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین جھٹ نکل جانا - اور تم پیلے رنگ کے کیلاش پہاڑ Kaila
پر پہونچکر بہت خوش ہو گے - وہان کوویر دیوتا کا خوبصورت مکان ہے - جیسے پیلا بادل ہو
وہ دمکتے ہوے کندن کا بنا ہے - وسیوکرمان کے ہاتھ کا - وہین ایک وسیع تالاب
ہے - کنول اور گلِ سوسن اسپر سارے کے چھائے ہین - ہنس اور بگلوں سے بھرا ہے - بہت
سی اپسرائین وہان آتی ہین - ویسروں Vaicarvana یکشوں
کا راجہ جسکی سب تعظیم کرتے ہین - اور وہ امیر بنا دیتا ہے - وہان شکار کھیلا کرتا ہے ہم

کرنچ Kraunch کہسار پڑیگا - اپنے دل کو مضبوط کر کے اُسکی ناقابل گذر گپھا مین گھس جانا - کیونکہ سبھی جانتے ہین اُسین دھنسنا مشکل ہی - وہان کئی مہارشی - پاک نفس جنکا سورج کی طرح جلال ہی - دیوتاؤن کی صورت جنکی دیوبان تک درشن کرتی ہین - اُس پہاڑ کے اور غارون مین بھی ڈھونڈھنا - وادیون مین - اُسکی چوٹی پر - دامن اور پگڈنڈیون مین اسکے بعد منس Manasa پرندون کی ولایت ہے - درخت وہان نام کو نہین - کامدیو کی نفس کشی کا منظر - مخلوق - دیوتا - یار اکھشس وہان کسیکا رستہ نہین - مگر تم اُسے بھی ڈھونڈھے بغیر نہ چھوڑنا - اسکے پرے تمھین میناک Mainaka پہاڑ ملیگا - وہان دانے (دانو) رہتے ہین - اور مایا کی عملداری ہی - وہان صرف اس قسم کی عورتین ہی عورتین بستی ہین جنکے منھ گھوڑے کے سے ہین - اُسے طے کر کے تم سدھون کے استھان پر پہونچوگے - جہان عابد ہی عابد بستے ہین - نمسکار کر کے اور ہاتھ جوڑ کے بہت عاجزی سے سیتا جی کا پتہ اُن سے پوچھنا - وہین جھیل ویکھانس Vaikhansa ہے - اسمین سنہری کنول کھلے ہین - اور نکلتے ہوے سورج جیسے رنگ والے خوبصورت سیارس اُسپر آکر بیٹھتے ہین - اُس جھیل سے پرے آسمان مین تارے نہین ہین - نہ وہان چاند اور سورج ہین - صرف شعاعون ہی سے ایسا دکھائی دیتا ہے - جیسا سورج سے - وہان کے روشنضمیر دیوتا سیرت بسنے والون سے جنھون نے نفس کشی کی بدولت کامیابی حاصل کی ہے جب آگے بڑھوگے اور اُس ملک سے نکل جاؤگے تو تمھین سی لوڈا Sailoda ندی پڑیگی - اسکے دونون کنارون پر بانس کھڑے ہین - اور بانسون کی اُس قسم کا نام کیچاک Kichaka ہے - اُنکے سہارے سدھ پار اُتر جاتے ہین - اور پھر لوٹ آتے ہین - وہان سے شمالی کورس Kurus دکھائی پڑتا ہے - وہ اُن لوگون کا مسکن ہی جنھون نے مذہبی اوصاف حاصل کیے ہین - وہان سنہری کنولون

سے چھائی ہوئی جھیلین بھی ہین - اور ہزارون نالیان ہین - جنمین نیلے لیپس Lapis
کے پتے بڑی کثرت سے ہین - اور نکلتے ہوے سورج جیسی تلیا سنہری سرخ کنولون سی چھائی
ہوئی بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہین - وہ سرزمین قیمتی جواہرات سے بھری پڑی ہے - وہان نیلے
کنول بہت ہین - اُنکا زیرہ سونے کی طرح بڑھیا ہے - اور گول گول موتی بھی وہان بہت
ہین - دریائون مین چھوٹے چھوٹے ٹاپو سونے سے بھرے ہین - اور سونار کہنے والی خوشنما پہاڑیان
کھڑی ہین - وہ آگ کی طرح چمکتی ہین - اُنمین طرح طرح کے بیش بہا جواہرات ہین - درختون پر جانورون
کے جھنڈ کے جھنڈ بیٹھے رہتے ہین - وہ پیڑ روز پھولتے پھلتے ہین - اُنکا رس بہت ہی خوش ذایقہ ہے
خوشبو کی لپٹین آتی ہین - بہت ہی خوشگوار بس ساری تمنا پوری ہو جائین - اور بعض ایسی عمدہ
ہین جنسے طرح طرح کی پوشاکین اور گہنے بنالین - اور انہین موتی اور جواہرات جڑے جائین جنکے
پہننے کو عورت مرد سب کا جی للچاے - نیز ایسے پیڑ جو ہر موسم مین کھانے قابل پھل دین - ایسی
بھی ہین - جنکا اچھا خاصہ بچھونا اوڑھونا بن سکے - ایسے درخت جن سے عمدہ عمدہ ہار اور مالا
بنائی جائین - رس قیمتی اور طرح طرح کے کھانے بن سکین - وہان کی عورتون مین ساری باتین موجود
(کامل) جوان اور حسین جنکے ساتھ گندھرب اور کنر وغیرہ اپنے کھیلا کرتے ہین - سب نیک چلن
مگر ایک دوسرے کی محبت کا دم بھرنے والے - آرزوئین اور تمنا دلون مین - اور ارمان بر آئے
ہوے - اپنی بیویون کو لئے وہ لوگ مزے سے وہان بستے ہین - گانے اور بجانے کے ساتھ اُنکی
ہنسی اور قہقہے برابر سنائی دیتے ہین - جنکا ہر شخص آرزومند ہوگا - وہان مایوسی نصیب کبھی
بھی نہین - نہ کسیکو وہان کسی چیز کی کمی ہے - اُس جگہہ ہمیشہ خوشی کے شادیانے ہی بجا
کرتے ہین - اسکے پرے بحر شمالی ہے - اسکے بیچون بیچ سوماگری Somagri
نامی ایک لمبا چوڑا سنہری پہاڑ ہے - باوصفیکہ سورج کا پتہ نہین وہ سرزمین اپنے حسن کو لئے
سوم Soma پہاڑ کی چمک سے جو آفتاب سے گرمی جذب کرلیتا ہے روشن رہتی ہے

یہین عالم کی روح قابل پرستش سمبھو Sambhu جنین گیارہ رودر کی طاقتین (روحین) موجود ہین دیوتاؤن کے مالک برہما جی ہین جنکے گرد برہم رشی جمع رہتے ہین - پر تم کورس Kurus سے اتر کو نہین جاسکتے - نہ کوئی اور ذی روح جاسکتا ہے - اُس پہاڑ کا نام سوم Soma ہے - وہان دیوتاؤن کا بھی گذر نہین - اسکے پرے کے غیر محدود ممالک کا حال جنھین سورج تک نہین مجھے نہین معلوم - تم سارے ہین جانکی جی اور راون کو ڈھونڈھنا - اور اُن سب مقامات کو چھان مارنا - جو تمنے انھین ڈھونڈھ نکالا تو جین ہی جین لکھتا ہے - اپنی بیویو سمیت دُنیا بھر کی سیر کیا کرنا - میرے حضور سے اعلےٰ اعزاز ملیگا - اور تم لوگون کے سارے دشمن پامال ہونگے - اور سب پر حکومت کیا کرنا -

سرگ ۴۴ (ہنومان جی کیطرف مخاطب ہوکر) یہہ کام تمسے بنیگا - تمام روے زمین پر - ہوائی کرہ مین - اور اُس سے اوپر جتے اکتم پانی مین بھی جاسکتے ہو - نیز اسُر - گندھرب - ناگ - انسان - دیوتا - سمندر - زمین اور اسکے نیچے کے طبقے غرض تم زمانہ بھر سے واقف ہو -

مہاراجہ رامچندر - یہہ بھروسہ کے آدمی ہین! کامیابی ہو اور پھر ہو!!

مہاراجہ رامچندر نے انھین اپنی انگوٹھی دی جسپر نام نامی کھدا ہوا تھا کہا -

"یہہ لو! دیکھتے ہی جانکی جی تاڑ جائینگی کہ تم میرے بھیجے ہوے ہو!!"

اِسے لیکر ہنومان جی نے ہاتھ جوڑے - اور رخصت ہوے - بہت سے زور آور بندر ساتھ لیکر چل کھڑے ہوے - وہ انھین ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے تارون سمیت تھالی جیسا چمکتا ہوا چاند بادلون مین سے نکل آیا ہو۔

باب دس

ڈھونڈھنے نکلے

سرگ ۴۵ تمام بندر جانکی جی مہارانی کو ڈھونڈھنے نکلے اور ٹڈی دل کی طرح سارے مین چھا گئے -

ستا ولی اُتر کو سدھارے - سرداروناٹ نے پورب کی راہ لی - سوشین پچھم کو چل کھڑے ہوئے اور ہنومان جی نے تار اور انگد کو لیکر دکھن کو کوچ کیا -

زور آور بندر چیختے چلاتے - گرجتے - کودتے - پھاندتے اپنے سرداروں کے پیچھے تھے - ہر ایک دوون کی لیتا تھا - سب کو یہی دعویٰ تھا کہ ہم سراغ لگائینگے -

سرگ ۴۶ ادھر مہاراجہ رامچندر نے ایک دن سگریو سے پوچھا -

" دنیا بھر کا حال تم کیسے جان گئے ؟

سگریو - مہاراج ! مایاوی کو مار کر والی جب لوٹا اور میری خبر لی تو مین اپنی جان کے ڈر سے زمانہ بھر مین گائے کے کھرکے نشان - آئینہ مین عکس - یا جلتی ہوئی گھومتی لکڑی کیطرح بھاگتا پھرا - پورب کی طرف طرح طرح کے پیڑ - پُر فضا غار - بہت سی جھیلیں - سونے سے بھرے پہاڑ - اپسراؤن کے رہنے کے مقامات اور دودھ کا سمندر دیکھا - بہت دوڑا پھرا - جب کہین پناہ نہ ملی اور دیکھتا ہون تو والی کل پر موجود تو میرے آقا گھبرا کر پلٹ پڑا - جنوب کی طرف بھاگا - رستہ مین صاف وندھیا پہاڑ پر صندل کے پیڑون سے بہار آرہی تھی - پیچھے پھر کر دیکھتا ہون تو والی دبائے چلا آتا ہے - مین پچھم کو لوٹ آگیا - ادھر بھی است کہسار تک گیا - بہت بہت شہر اور پہاڑ دیکھے - والی کے ہاتھون جب جان بچتی نہ دیکھی تو اُتر کو دوڑا - ہماوت پہاڑ سے نکل گیا - میرو سے پرے بحر شمالی پر پہونچا مگر ہائے ! والی سا ہاتھ دھو کر پیچھے پڑا تھا کہ میرا پیچھا نہ چھوڑا - اور کہین پناہ نہ ملی - اتنے مین ہنومان جی ملگئے اور انھون نے کہا متنگ رشی کی بددعا کی بدولت نہ ظالم رشیہ موکھ پہاڑ پر نہین آسکتا وہان چلیے - بس مین یہان آگیا تب کہین جا کر جان بچی - !

سرگ ۴۷ بندر جانکی جی کو تمام مین ڈھونڈتے پھرے - دن بھر تلاش کرتے تھے - اور رات کو زمین پر پڑ رہتے تھے - جنگلون اور پہاڑون کی خاک چھانی مگر بے سود - ویدہی کا کہین پتہ نہ چلا - اور

ہنومان جی کے قافلہ کے سوا سب بے نیل مرام واپس آئے۔

ہنومان جی اپنے وندھیا کہسار کے غار اور جنگلوں کو طے کرتے ندیاں اور جھیلوں سے پار ہوتے۔ پہاڑوں کو ڈھونڈتے اور جھاڑ بیابانوں سے گذرتے جہاں پانی کا کوسوں پتہ نہیں۔ اور کوئی جانور تک نہیں مہارشی کانڈو کے استھان پر پہونچے۔ یہاں انکا دس برس کا لڑکا اتر گیا تھا اسپر مہارشی نے غضبناک ہوکر اس جنگل کو بد دعا دیدی تھی کہ کوئی چرند پرند اب یہاں ٹک نہیں سکیگا۔ آگے چلکر جنگل میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ڈراونا اسر جھاڑیوں میں چھپا ہے اُس ڈھوہ کے ڈھوہ دیو کو دیکھکر سب نے کمر کس لی۔

دیو بھی بولا۔

"اب کیا ہے! کھالیا!!"

یہ کہکر اور مُکا تان کر اُنکی طرف جھپٹ پڑا۔ اُسے دیکھکر انگد سمجھا بس راون یہی ہی۔ اور بڑھکر ایک ایسا لپوٹا (تھپڑ) دیا کہ وہ خون تھوکنے لگا۔ اور تیورا کر زمین پر آرہا اور چل بسا۔ بندر خوشی سے اُچھل پڑے۔ اُسکی گپھا کی اچھیطرح تلاشی لی۔ اسکے بعد ایک اور ہیبت ناک پہاڑی گپھا میں دُھنس پڑے۔ وہاں بھی خوب ڈھونڈھا۔ پر ناکامیابی ہی نصیب ہوئی۔ باہر نکل آئے اور پاس ہی ایک درخت تلے سب تھک کر بیٹھ گئے۔

انگد نے اُنکی پھر ہمت بندھائی۔ اسپر بندروں نے لودھر Lodhra اور سپتاپرن Saptaparan نامی جنگلوں کو ڈھونڈ ڈالا۔ پہاڑوں کی چوٹی تک دیکھ ڈالیں۔ مگر نہ ملیں سوجانکی مہارانی۔ سب ایک درخت کی جڑ میں تھک کر پڑ رہے۔ جب ذرا آرام کرلیا۔ اور تکان جاتا رہا۔ تو پھر دلھن کو ڈھونڈھنے نکلے۔

باب گیارہ

بے آئی مرے

سرگ ۵۰

وندھیا پہاڑ کی چپہ چپہ زمین دیکھ ڈالی۔ سارے بن دیکھتے دا کھتے چلے جا رہے تھے کہ ایک غار نظر پڑا۔ اسے ورکشاولا Vrikshavila کہتے تھے۔ ایک دانو اوس کے پہرہ پہ تھا۔ یہہ بھوک پیاس کے مارے بیچین تھے۔ اور تھک کر چور ہو رہے تھے۔ کیا دیکھتے ہین کہ گرد پیڑ اور سبزہ لہلہاتا ہے۔ اور اسمین سے پانی مین بھیگے بگلے اور ہنس نکل رہے ہین۔ یہہ سوچکر کہ اندر ضرور پانی ہوگا ان سے رہا نہ گیا اور سب کے سب اسمین گھس گئے۔ غار تیرہ و تار تھا۔ اندر بالکل اندھیرا گھپ۔ جسمین ڈر معلوم ہوتا تھا بیچ بیچ مین پتھر آجاتے تھے۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے چلتے تھے چار سو کوس تک یون ہی چلے گئے۔ سب بدحواس ہو گئے اور پیاس کے مارے زبان پر کانٹے پڑ گئے۔ گھبرا اوٹھے۔ مگر نیچے کو اوترتے چلے گئے۔ یہہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے کہ یکایک کچھ روشنی سی معلوم ہوئی۔ اور سب ایسی جگہہ جا نکلے جہان خوب چاندنا تھا۔ وہان کے درخت سنہری تھے۔ چمک دمک مین آگ کا شعلہ معلوم ہوتے تھے۔ صدہا قسم کے پیڑ۔ میٹھے پانی کی جھیلین۔ غرض عجیب عجیب و بیش بہا چیزین وہان موجود تھین۔ آگے گیا دیکھتے مین کہ ایک عالیشان محل مین ضعیف جوگن شیام پربھا نامی مرگ چھالا اوڑھے بیٹھی ہے۔ ہنومان جی نے کمال ادب سے اوس مقام کا نام۔ اوس ٹاٹھ باٹھ کی کیفیت۔ اور اوس کے حالات پوچھے۔

سرگ ۵۱

اوسنے سب حال کہہ سنایا۔ کھلا پلا کے ان سے وہان آنکلنے کی وجہ پوچھی۔

سرگ ۵۲

ہنومان جی نے ساری آپ بیتی سنائی۔ اور استدعا کی کہ

"جیسے بنے اس غار سے نکالئے نہین تو سگریو نے جتنے دنون مین تلاش کرانے کی اجازت دی ہے وہ سب یہین پورے ہو جائینگے"

یہہ سنکر وہ بولی -

"جو یہان آنکلا زندہ نہین جا سکتا! پر اچھا جاؤ تم بھی کیا یاد کروگے - آنکھین بند کرلو!
مین تمھین اس قید سے چھوڑاتی ہون"

سارے بندرون نے نرم نرم انگلیون والے دونون ہاتھون سے اپنی آنکھین بند کرلین
اور پل بھر مین آنکھین جو کھولین تو سب غار سے باہر تھے -

پھر چلتے چلتے سمندر کے کنارہ پر پہونچ گئے جسکا اور نہ چھور - اور ڈراونی لہرون کی آواز سے
گونج رہا تھا - رکشس ویلا Rhikshavila کہسارین ڈھونڈھتے
ڈھونڈھتے مہینہ بھر ہو گیا - سب پہاڑ کے دامن مین بیٹھکر سوچنے لگے کہ یہہ کیسی ہوئی - دیکھتے
ہین تو سرسبز پیڑون کی ٹہنیان پھولون کے بوجھ سے پھٹی پڑتی ہین - اور بناسپتی سارے
مین پھوٹ آئی ہے - اب شک کی جگہہ یقین ہو گیا کہ موسم بہار آ پہونچا - سب کے ہاتھ پانون
پھول گئے -

انگد "بولو! مہلت تو ہو چکی!! اب کیسے ٹھیرے گی - ضرور مارے پڑے - جیتا تو چھوڑیگا
نہین - اس سنگدل راجہ کو جو کبھی رحم آئے - آؤ یہین بھوکون مرین - وہان کتے کی
موت مارے جانیسے تو یہین جان دینا اچھا - کچھ ہو! مین تو سمندر کے اسی متبرک کنارہ پر مرتا ہون"

تار "آؤ چلو! پھر اسی غار ہی مین گھس چلین - وہان مزے سے چین کرینگے - کسیہ کا کھٹکا
ہی نہین"

ہنومان جی - لچھمن جی کے وہ تیر بھی دیکھے ہین کہ نہین جو ان سارے غار وارون کو جنگلی
بھروسہ پر بھولے ہو ایک پتے کی طرح چھید ڈالین گے -

انگد - مجھے تو آزادی کیجیے - آپ سب صاحب وطن سدھارین - یہان سے جانا تم ہے
اور بھوکھون مرنا قبول - تم ماتا اوما اور تارا سے میری خیر و عافیت کہدینا - کیونکہ وہ یہہ سناتی سننگی

تو جان دیدیگی"

بس جناب یہہ کہہ اور سب سے رخصت ہو انگد گھاس سے ڈھکے غار مین دھنس پڑا۔

اس حادثہ سے ساتھیون کا کلیجہ پھٹنے لگا۔ زار و قطار رونے لگے۔ سب انگد کے گرد جمع ہوگئے سگریو کو برا بھلا کہتے جاتے تھے۔ ٹھان لی کہ یہین پڑ مرینگے۔ وہ آچمن لے۔ بالکل پانی کے کنارے اوگی ہوئی گھاس پر۔ پورب کو منہ کرکے جنوب کے رخ بیٹھ گئے۔

باب بارہ

سنپاتی

بیٹھے آپس مین مہاراجہ رامچندر کے بنوباس۔ دسرتھ جی کی رحلت۔ جن استھان ganasthana کی خونریزی۔ جٹایو کا زخمی ہونا۔ ویدہی کا ہرا جانا۔ والی کا قتل اور رامچندر مہاراج کے قہر کا تذکرہ کر رہے تھے کہ یکایک گھبرا کر اس زور سے چیخ اوٹھے کہ تمام پہاڑ اور ندیان گونجنے لگین۔ جیسے بادل گرجتا ہو۔

سرگ ۵٦ کیونکہ بہت سے بندرون کو بیٹھا دیکھکر وندھیا پہاڑ کی ایک بڑی بھاری کھوہ سے گدھون کا راجہ سمپاتی دفعتاً وہان آپڑا۔ اور اپنے جی مین بہت خوش ہوا کہ خوب شکار ملا۔ مگر وہ اپنے بھائی جٹایو کی جان نثاری کا حال سنکر سہم گیا اور کہنے لگا۔

"بندرو! میرے پہ رحم کرکے ذرا اس پہاڑ سے تو مجھے اتار لینا۔ سورج کی کرنون نے میرے بازو جلا ڈالے ہین۔ اور اپنے چھوٹے بھائی جٹایو کا حال تمھاری زبانی سننا چاہتا ہون کہ وہ بیچارہ کسطرح کام آیا ہے۔ ہاے! بہت دن پیچھے عزیز بھائی کی خبر لگی"

انگد نے مہاراجہ رامچندر کے ادھر آنکلنے راون کا جانکی جی کو اوڑا لیجانے اسکا مقابلہ کرنے مین جٹایو کے زخمی ہو جانیکا سب حال کہہ سنایا۔ اور کہا۔

"ہم اُنھیں جیا رانی کے ڈھونڈھنے کو نکلے ہین - مگر مایا کے غار مین ایسے پھنسے کہ مہینہ بھر وہین پورا ہو گیا - اور راجہ سگریو کی طرف سے بس اتنی ہی مہلت تھی - اب وہان جاتے ڈرتے ہین - کہ وہ مروا ہی ڈالیگا - اسلیے یہہ ٹھان لی ہے کہ آؤ یہین مر رہو"

یہہ سنکر سنپاتی کی آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے -

سنپاتی - ہائے میرے بھائی کو راون یون مار ڈالے ! بُڑھاپے کا بُرا ہو !! کہین کا نہ رکھا - اور رہی سہی کمر میری بازون نے توڑ دی - وہ کام نہین دیتے - ورنہ مین اور سنکے بیٹھ رہتا صنم ! جن دنون ورتر کے مارنے کی فکر مین تھے - اور جی سے لگی تھی کہ جسطرح ہو اُس سے جیت جائین - مین اور وہ دونون جھکتے ہوے سورج کی طرف اوڑے - آسمان مین زور سے سنڈلاتے رہے - اتھر کی راہ سے فرشتون کی ولایت تک جا پہونچے - اور جب سورج آدھی دور رہ گیا تو جٹایو کو غش آگیا یہہ دیکھتے ہی کہ وہ سورج کی کرنون سے جُھلس گیا ہے - بھائی کی ماتا تو بُری ہوتی ہے نہ - مین اپنے پنکھون سے اُسپر سایہ کیے رہا - بس جناب میرے یہہ پر مارے گیے - اور مین وندھیا پہاڑ پر آ پڑا مجھے یہہ تک خبر نہین کہ میرے بھائی پر کیا گذری !

باب تیرہ

لو ! پتہ لگ گیا

انگد - ذرا یہہ تو بتائیے راون رہتا کہان ہے ؟

سنپاتی - ہائے ! اگر یہہ بازو کہے کے ہوتے تو مین اسیطرح تمھارا ہاتھ بٹاتا - پتہ بتانے کے سوائے مین اور کسی کام کا رہا ہی نہین - مین نے اپنی آنکھون دیکھا کہ دغا باز راون زیور کپڑہ پہنے ایک کم سن اور حسین عورت کو لئے جا رہا تھا - اور وہ چیخین مار مار کر روتی جاتی تھی - رستہ مین اپنے گہنے اوتار اوتار کر اُس بیچاری نے ڈالدیے - ضرور وہ سیتا جی ہی تھین - مجھ سے سنو !

وہ لنکا مین رہتا ہے - اور وسیوکرمان کا بنایا ہوا یہ دل لبھانیوالا شہر یہان سے چارسو کوس پر سمندر
مین ایک ٹاپو پر بستا ہے - جسکے دروازے سنہری ہین - اندر بہت سے چوک - سونے سے جھمکتے
ہوے شاہانہ محل جسکے چارون طرف فصیل ہے جو دھوپ کی طرح چمکتی ہے - وہان راون کی حرم سرا
کے سب سے اندر کے حصہ مین جانکی جی ریشمی لباس پہنے بیٹھی ہین - اور اُنپر راکھشسنیون کا سنگین
پہرہ ہے - سمندر کے کنارے ٹھیک چارسو کوس پرے جنوبی ساحل پر پہونچکر تمھین راون ملیگا - ایک
رستے مین نوکیلی - کانٹے دار دُم والی شکاری چڑیان اور ناج کھانیوالے جانور ملینگے - دوسرا اچل اور
جانور کھانیوالون سے بھرا ہے - تیسرے مین بھاش Bhashas گھوما کرتے
ہین - چوتھے مین کروبخ Kuvaras کور Kraunchas
اور باز اُڑتے پڑے ہین - پانچوان گدھون کا مسکن ہے - چھٹے رستہ مین پیارے پیارے ہنس ہونگے
اور ایک مین وینات Vainateyas جنکی نسل مین ہم ہین - مین تمھین وہان بھیجکر اُس
پلید سے اس ناشائستہ حرکت اور بھائی کے خون کا بدلہ لونگا یہین سے پڑے پڑے مجھے جانکی جی ہانی
اور راون دکھائی دیتا ہے - اِن آنکھون مین بلا کا نور ہے - ہم چشم بصیرت رکھتے ہین اور خاص قسم کے
گوشت کھانے کی وجہ سے چارسو کوس سے کچھ زیادہ کا ہمین سوجھائی پڑتا ہے - ہماری خوراک ہی
ایسی بنائی گئی ہے کہ دور کی چیزین دیکھ پڑین - مرغے ورغے پیڑون تلے رہتے ہین - اسلئے اُنکی آنکھون
کا نور بھی ویسا ہی واہیی ہے - میرے بیٹے سوپار کو Suparkawa نے بھی جب وہ
میرے لئے شکار لینے گیا دیکھا تھا کہ راون جانکی جی کو لئے جا رہا ہے - ذرا اتنا سوچ سمجھ لو! اس
دریاے شور کو کیسے پار کروگے - جب مراد برآئے تو لوٹ کر ادھر ہی سے آوگے نہ - مین اتنا چاہتا
ہون کہ مجھے سمندر کنارے اُٹھالیچلو - تاکہ مرحوم بھائی کا ترپن تو کردون"

یہہ سنتے ہی بندر ملکر ٹوٹے بازو سمپاتی کو ہاتھون ہاتھ اُٹھاکر سمندر کنارہ لیگئے - پھر اُسے لوٹا کر
وہین پہونچا بھی دیا - اور جانکی جی کا پتہ لگ جانے سے پھولے اپنے جامہ مین نہ سمائے - سارے بندر

سمپاتی کو گھیرے بیٹھے تھے۔

سنپاتی (انگد سے) سو برس ہوئے نشاکر Nicakara رشی نے مجھے دعا دی تھی کہ یہین پڑا رہیو! جب مہاراجہ رامچندر کے قاصد ادھر آئینگے تو تیرے پر پھر سے جم آئینگے۔ اسی سے یہان پڑا تھا۔ اور آنکھین تمھین ڈھونڈھتی تھین۔"

سنپاتی یہہ کہہ ہی رہا تھا کہ سب کے دیکھتے دیکھتے اسکے پنکھ جم آئے۔ اور وہ خوشی سے اچھل پڑا۔

سنپاتی۔ لو دیکھا نا! راج رشی کا کہنا سچ نکلا۔ میرے اور پر نکل آئے!! اور وہ ہی دم خم پھر ہین!!!

وہ یہہ دیکھنے کو کہ پہلے جیسا زور بازون مین ہے یا نہین۔ وہان سے اڑا اور بندر خوشی خوشی اُس حصہ ملک کی طرف چلدیے جو کبھی جیت کے زیر حکومت تھا۔

باب چودہ

بہادر مہاراج ہنومان جی

سرگ ۶۴
۶۶

پھر جب سمندر کے لمبے چوڑے پھاٹ کو دیکھا جسکا اور چھور ہی نہین اور اسکی لہرین پہاڑ کی چوٹیون کی خبر لاتی ہین تو آپے حواس غایب۔ دیکھتے ہی سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ کہ اب کیسے ہوگی۔ وہ رات اسی فکر مین کٹی۔ دن نکلتے ہی ایک مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ اور ہر ایک فکر کے گھوڑے دوڑانے لگا۔

انگد۔ (حاضرین سے خطاب کرکے) اس کڑی کو کون اُٹھاتا ہے۔ کوئی ہے! جو سمندر کو پھلانگ جائے؟

گر بہت سون نے کانون پر ہاتھ رکھے۔ اب سردارون کی باری آئی۔ سب اپنی اپنی طاقت بتا چلے۔ مگر چار سو کوس چوڑا سمندر پھلانگ جانا کیا ہنسی ٹھٹھا تھا۔ اتنا دم کسی مین نہ نکلا۔

ہنومان جی بھی ایک کونے مین کھڑے چپ چاپ سب سُن رہے تھے۔

جمبووان۔ یہہ کام ہنومان جی کے سوائے اور کسیکے بوتے کا نہین۔ گاڑھے وقت یہی آڑے آئینگے! ہنومان جی! تمھارے جوڑ کا یہان اور کون ہے۔ دیکھو! ان بندرون پر مُردنی چھا رہی ہے۔ اور سب مایوس ہین۔ یہہ بیڑہ تمھین اوٹھاؤ گے۔ تمھارے لئے کوئی بڑی بات نہین۔ ہان میرے بھائی! بس ایک زقند مین اُس پار۔

سرگ ۶۷ ہنومان جی اُنکا کہا بھلا کیسے ڈالتے۔ سر آنکھون سے قبول کیا۔ اور بدن کو پھولا کر اس گون کا بنا لیا۔ اپنے زور مین سرشار دُم کو اسطرح ہلاتے تھے کہ سب پھڑک گئے۔ اُنکا چہرہ کڑھائی کی طرح تپتا تھا۔ جیسے بلا دھوئین کی آگ ہو۔

ہنومان جی۔ آگ کی رفیق ہوا جو پہاڑ کی چوٹیون تک کو ڈھا دیتی ہے اور دنیا بھر مین چلتی ہے۔ جسکی طاقت کا ٹھکانا نہین۔ مین اُسکا بیٹا ہون صاحب! بلا کہین دم لئے میرو سمیرو جیسے پہاڑ تک ہزارون چکر کر سکتا ہون۔ اور چاہون تو سمندر کو اپنے بازون سے بلو کر پہاڑ۔ دریا اور جھیلون سمیت ساری زمین کو غرق کر دون۔ جلتے بلتے سورج کو چھو آؤن۔ جھپٹ کر جاؤن اور پلٹ آؤن۔ کیا ممکن ہے کہ زمین چھو جائے۔ تارون سے بھی پرے پہونچ سکتا ہون۔ سمندر بھر پی جاؤن۔ اور زمین کو چیر کر پھینکدون۔ اُچھلا اور پہاڑون کو پیسکر دھر دیا۔ سمندر تک سُکھا ڈالون۔ اور آج جو مین اوپر چلا۔ درختون اور پودون کے پھول میرا ساتھ دینگے اور سارے مین تارون کی طرح چھا جائینگے۔ دنیا مجھے آسمان مین چڑھتے اور اُترتے دیکھیگی۔ مہا میرو کی طرح دیکھنا آسمان مین ہنومان گھُستا چلا جائیگا۔ گویا اُسکا پھنکا کئے لیتا ہے۔ زقند بھر کر۔ زور لگا۔ بادلون کو تتر بتر کردونگا پہاڑون کو ہلا دونگا۔ اور سمندر کا آچمن کر جاؤنگا۔ جیسے بادل مین بجلی چمک جاتی ہے۔ پل بھر مین آسمان مین ہونگا۔ دل گواہی دیتا ہے کہ زنکی مجھے ضرور ملینگی۔ لیجئے اب

لنکا کی سیدھیان ہین"

یہہ کہکر ہنومان جی درختون اور پھولون سے چھائے ہوئے مہیندر پہاڑ پر - جہان ہرن پھر رہے تھے - سبزہ لہلہا رہا تھا - تیندوے - شیر بر مست ہاتھیون سمیت گھومتے تھے - اور جھرنے جھرتے تھے - چڑھ گئے - اس چوٹی سے اُس چوٹی پر ہو رہتے تھے - اُنکے صدمہ سے چٹان ٹوٹ پڑے اور اُنکے تودون سے پانی بہہ نکلا - درندے تک سہم گئے - بڑے بڑے درخت جڑ سے ہل گئے - اُس کہسار پر گندھرب اپنے جوڑون کو لئے بیٹھے مزہ سے موجین کر رہے تھے - اور دور جاری تھا - اُنکے رنگ مین بھنگ پڑ گیا - جانور اُڑ گئے اور اسطرح پر ہنومان جی مہاراج لنکا کو چلدیے -

آپ کا ہیچمدان خادم

سکھدیال سنگھ شوق

۲۸ر اکتوبر ۱۸۹۰ء

۱۰ بجے ۲۲ منٹ شب

تصانیف شوق کی تاجرانہ خریداری

۱ اس ہیچمدان خادم نے جتنی کتابیں لکھی ہیں سب کے حق بحق مصنف محفوظ ہیں اور وہ خاص قیمت پر فروخت ہوتی ہیں جسے کوئی صاحب کم زیادہ نہیں کر سکتے۔

۲ تاجرانہ خریدار کو ۳۳ فیصدی کمیشن البتہ دیا جائیگا۔ مگر کم از کم دس جلدیں خریدنی ہونگی محصول روانگی وغیرہ اور منی آرڈر کا خرچہ خریدار کے ذمہ ہوگا۔

ملتمس

سکھدیال سنگھ۔ شوق

۲۸ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء

مہابھارت

مکمل

(بطرز ناول)

ناول ! نہین ! نہین !! میدان جنگ کا فوٹو - خونریز لڑائی کی ہوبہو تصویر آرین نشین!
تیری بہادری کا سچا قصہ - ! اہل ہند ! تمھاری گذشتہ سرفروشیان نہایت موثر زبان
مین ادا کی گئی ہین - حسرتون کی مجسم صورتین - مایوسیون کے خاکے - دنیا کی بے ثباتی
کی پُردرد مثال دیکھنی ہو تو یہ ہے - جسمین عجیب شجرہ اور قیمتی فٹ نوٹس اضافہ کیے گئے
ہین - قیمت عہ

دلرُبا

ایک حسرت نصیب کی پُردرد کہانی - عاشق دلفگار کی افسوسناک سرگذشت -
پاکدامن بی بی کا اندوہناک ماجرا - کلیجون مین ناسور ڈالدے وہ بیان - حسن پرستون
کو بیچین کردینے والا قصہ جسے ایک نظر دیکھکر دنیا مین ختم کیے بغیر کوئی نہین رہ سکتا -

قیمت ۸ر

المشتہر
آپکا خادم سکھپال سنگھ - شوق
از خورجہ ضلع بلند شہر